

سَعْدَاءُ حَيَاةٍ

برائی کیسے روکی جائے

حضرت ابوسعید الحذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے تھا کہ تم اگر کسی کو برائی کرتے دیکھو تو اپنے ہاتھ سے روکو، اور اگر نہ روک سکو تو زبان سے منع کرو، اور اگر زبان سے بھی منع نہ کر سکو تو اپنے دل میں برا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (سلم)

Rs.10/-

۲۰۰۸ء
۲۰۰۸ء

Postal Regd. No. LW/NP/63/2006 to 2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 45 Issue No. 23

Mobile: 09415786548

Fortnightly

Tameer-e-Hayat

Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off: 0522-2740406
Fax: 0522-2741221
E-mail: nadwa@sancharnet.in

10 October, 2008

Phone: Shop. 0522-2274606
0522-2616731

Mohd. Akram
Jewellers

Quba Awning
Gazebo Tent And Awning



قبا اوونگ
مینوفیکچر رس

پیرس اوونگ - وند اوونگ = ڈوم اوونگ
فلک اوونگ - لان اوونگ - ڈیموڈینٹ

سل کراسنگ گوری بازار - سرو جنی نگر کانپور روڈ - اکھمیٹ
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشیدہ اعطریات

روخنیات، عرقیات، کلر پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشر،
فلور پرفیوم، روچ گلاب، روچ یوزہ، عرق گلاب،
عرق یوزہ، اگرچہ، ہر ہل پر دو کٹ
لیں ایک قابلِ اعتماد، دیگانہ:

ایک مرتبہ شریف اکر خدمت کا موقع دیں

اظہار سن پر فیومرس

P IZHARSON PERFUMERS

H.O. Akbar Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2265257 Mobile: +91 9415805052
Branch: C-5 Jangal Market, Nazirabad,
Lucknow-226001, INDIA. Email: ijaras@rediffmail.com
Email: ijaras@rediffmail.com

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18
Mobile: 9889654027 - 9415769222

Shop: 9415002532
2613736
7459875
سنے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیر میں

حاجی صفی اللہ جو میرس

تمانی سانور و مام

گزر جمال کے سامنے امین آباد لکھنؤ پر داشتہ: محمد اسلم
HAJI SAFIULLAH JEWELLERS
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

اس شمارے میں

۱	شعرو ادب	یہ نظر خدا ہے
۲	پا قب باندوئی	اداریہ
۳	نذر الحفظ ندوی	روشن ستقبل کی طرف
۴	علام سید سلیمان ندوی	نقوش سیرت
۵	سربلندی کا دادا	رسول وحدت
۶	بدایت دلخواہ اور دعوت و اصلاح کا کام	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی
۷	بیان حج	پروفیسر حسی احمد صدیقی
۸	علام سید سلیمان ندوی	معتمداللہ احمد احمدی
۹	حالت حاضرہ	زیرنگرانی
۱۰	کجرات کے فضادات	مولانا حسین حمزہ حسین ندوی
۱۱	شارق علوی	مدیر عام
۱۲	پروفیسر حسن عثمانی ندوی	مولانا شمس الحق ندوی
۱۳	جاحلیت	مولانا نذر الحفظ ندوی
۱۴	محمد شمسادنودی	ناکب مدیر
۱۵	دشمنی جدید در میں	محمود حسن شیخ ندوی
۱۶	جائزہ	مجلس مشاورت
۱۷	استراق کے حرکات و مقاصد	مولانا عبد اللہ حسینی ندوی • مولانا محمد خالدندی غازی پوری
۱۸	تجزیہ	• امین الدین شجاع الدین
۱۹	سلامان نیم ندوی	سالانہ زرعتاون ۲۰۰۱ فی شمارہ ۱۰
۲۰	دعوت اور جدید وسائل	ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۲۵۰۰ ارل
۲۱	عبد العظیم حالم	درافت تفسیر حیات کے ہم سے بنائیں اور دفتر تفسیر حیات ندویہ احمدیہ، پاکستان پر پروگرام کرنیں، جیک
۲۲	احمل فاروق ندوی	سے بھی جائے والی قابل تعلیم ندویی سیمینار کا تسانی ہتا ہے۔ برائے کرم اس کا خالی رسم
۲۳	فقہ و فتاویٰ	ترسل زر اور خود کارت کا پتہ
۲۴	مشتی محمد ظفر عالم ندوی	Tameer-e-Hayat P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7 E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406
۲۵	سوال و جواب	مشtron انگریزی رائے سے ادارہ کا مشق و ناظری انسیں سے
۲۶	تعارف و تبصرہ	آپ سے فوادی سرپریچا اکیل گیر ہے کہ کافی پاکستان ایم ایم ایجنسی پر تعلیمی اردو تعلیم اور اسلام اور ایجاد
۲۷	رسید کتب	تی ایجاد کرنے والی ایجادی بیرونی میں، اگر ہم اپنے اپنے ایجاد کرنے کے امور کے ساتھ لے کر (تبلیغات)
۲۸	مولانا عطاء الدین ندوی	پڑپت پاکستان نے آزاد پر ٹک پیلس، نظر آباد پکنٹ سے طیح کر کے دفتر تفسیر حیات

تَعْمَلَاتِ حَيَاتٍ

جلد نمبر ۲۵
شمارہ نمبر ۲۲۵

۱۰/۱۰/۲۰۰۸ء مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۴۲۹ھ رoshaw al-makarem

زیر سرپرستی

حضرت مولانا سید حسین ندوی
(ناظم تقدیم احشیاء الحجۃ)

پروفیسر حسی احمد صدیقی
(معتمداللہ احمد احمدی)

زیرنگرانی
مولانا حسین حمزہ حسین ندوی
(ناظر عالم ندوی احشیاء الحجۃ)

مدیر عام
مولانا شمس الحق ندوی

/molana_nazir_nadvi@sancharnet.in

مولانا عبد اللہ حسینی ندوی • مولانا محمد خالدندی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعتاون ۲۰۰۱ فی شمارہ ۱۰

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۲۵۰۰ ارل

درافت تفسیر حیات کے ہم سے بنائیں اور دفتر تفسیر حیات ندویہ احمدیہ، پاکستان پر پروگرام کرنیں، جیک

سے بھی جائے والی قابل تعلیم ندویی سیمینار کا تسانی ہتا ہے۔ برائے کرم اس کا خالی رسم

ترسل زر اور خود کارت کا پتہ

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مشtron انگریزی رائے سے ادارہ کا مشق و ناظری انسیں سے

آپ سے فوادی سرپریچا اکیل گیر ہے کہ کافی پاکستان ایم ایم ایجنسی پر تعلیمی اردو تعلیم اور اسلام اور ایجاد

تی ایجاد کرنے والی ایجادی بیرونی میں، اگر ہم اپنے اپنے ایجاد کرنے کے امور کے ساتھ لے کر (تبلیغات)

پڑپت پاکستان نے آزاد پر ٹک پیلس، نظر آباد پکنٹ سے طیح کر کے دفتر تفسیر حیات

جس سماحت و شریات یگور مارک، ہاؤ شاہ پاکستان سے شائع کیا۔

Computer Tameer Hayat (Hashmat Ali)

Are you planning to sell your car ?

...which has served you faithfully for years would obviously mean a lot to you.

Now you can be rest assured, when it comes to selling your old car, Classic Automotives, always have the best offer for you.

We believe in true and realistic value for your used car which also spells 'Clean Deal'.

Our other usual features are:

- **Spot Settlement**

- You don't have to wait for your money

- **Evaluation at your doorstep**

- You don't have to move around wasting time in traffic jams.

- **Risk free selling**

- Your vehicle will not be sold without transfer of ownership.

- **No commission • No Brokerage • No Hidden Costs**

With all these lucrative benefits we wouldn't be expecting you to sell your car to any of your relatives, friends or mechanics!

Simply because, we are committed to this business and always give you the best deal with peace of mind.

Call 98451 00668

 classic
automotives
*Gear up for the
journey of life.*

Classic Automotives Bangalore Pvt. Ltd.

Indiranagar: #324, CMH Road, Bangalore 38. ☎: 3296155 9845600668

Mekri Circle: #40, C. V. Raman Avenue, Bangalore 80. ☎: 32966433 9945187878

HSR Layout: #9, BDA Complex, Sector VI, Bangalore 02. ☎: 32966133 9845226464

Jayanagar: #574, 11th Main, 5th Block, Bangalore 41. ☎: 32966144 9980582424

Yelahanka: #2, MIG, 1st Main, New Town, Bangalore 64. ☎: 32966166 9845700668

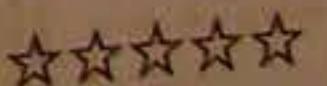
Whitefield: #132, Whitefield Main Road, Bangalore 66. ☎: 32966422 9845229292

www.classicautomotives.net

یہ سب فضل خدا ہے....

قاری صدیق احمد ثاقب باندوی

نہیں سمجھا کسی نے آج تک یہ درد کیا ہے
یہ ایسا درد ہے جس کی دوا کوئی نہیں میری
دوا اس کی فقط یہ ہے کہ طبیبہ کی زمیں ہوتی
دیوار قدس میں اشکوں سے تر ہوتی جبیں میری
یہ باقی زندگی میری ارض مقدس میں گزر جاتی
جوں بھی اور مردوں بھی اور وہیں تربت بنے میری
مرے اس درد غم کو کوئی گر سمجھے تو کیا سمجھے
یہ سب فضل خدا ہے صرف محنت ہی نہیں میری
نہ دن کو چین ملتا ہے نہ شب میں ہے سکون حاصل
نہیں خوش ہو رہی ہے خاطر اندوہکیں میری
جونقش جم گیا ہے دل میں اب تو ذات اقدس کا
تصور ان کا رہتا ہے نگاہیں ہوں کہیں میری
یہ دنیا دارفانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا
جودیکا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری
کسی لائق نہیں ٹاپے مگر امید کرتا ہے
نظر بس آپ ہی پر ہے شفیع المذہبین میری



روشن مستقبل کی طرف

نذر الحفظ ندوی

امتحانات اور آزمائشوں سے گزر کر منزل تک پہنچنا، قربانی دینا اور زندگی کا استحقاق ثابت کرنا ہر زندہ دل اور باشور قوم کے لیے اسی شرط ہے جس کے بغیر دنیا کے نقشہ میں کسی حیثیت سے کوئی اور ممتاز جگہ نہیں بنا سکتی، لیکن امت مسلمہ اس عام قانون پر پوری اتنے کے بعد دو چیزوں میں دوسری قوموں سے منفرد اور ممتاز ہے۔

ایک تو یہ کہ اس کی زندگی کے نقشہ میں امتحانات، مشکلات، قربانیوں اور آزمائشوں کو ایک ایسا مقدس اور ان قربانیوں کے بدالے میں ان کو ایسی تعیین ملنے والی ہیں جن کے بعد یہ زندگی دشوار اور موت آسان معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس تو یہ جانفراز سے مرد بال رونٹ ہے۔

دوسرے یہ کہ ان امتحانات اور آزمائشوں کے پیچھے اسباب و شرائط کا ایک پورا سلسلہ ہے، یہ آزمائش اندھے کی لامبی نہیں جس میں مجرم اور بے گناہ، قابل سزا اور قابل انعام کسی کی تخصیص نہ ہو اور نہ یہ ظاہری حالات کا قدرتی نتیجہ ہیں جن کی کوئی غیر مادی توجیہ ممکن نہ ہو بلکہ یہ ظاہری حالات بھی قدرت الہی کے فیصلے اور مشیت کا نتیجہ ہیں، چنانچہ جب کوئی مومن کسی ابتلاء و آزمائش سے دوچار ہوتا ہے تو اس کو اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ اس ابتلاء و آزمائش کا حقیقی سبب کیا ہے اور اس کو دور کرنے کی کیا مدد میری ہے؟

قرآن مجید میں خود فکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء و آزمائش کی ساری فتمیں (خوف، فقر و فاقہ، جان و مال اور پیداوار کی کمی) مسلمانوں کی ترقی اور رفع درجات نیز کھرے اور کھونے کی تیزی کے لیے ضروری ہیں۔

ان آزمائشوں میں ثابت قدی اور پا مردی اور صبر و استقامت سے حالات کا مقابلہ کرنے اور پختہ عزم و ہمت سے کام لیئے والوں کو بشارت دی گئی ہے، صبر کا مطلب نہیں ہے کہ ہم انا للہ پڑھ کر گھر بیٹھ جائیں بلکہ صابرین سے مراد ہو لوگ ہیں جو ایسے نازک اور غیر معقولی تکمیلیں حالات میں بھی کوئی حرفاً ٹکایت زبان پر نہیں لاتے اور نہ اپنی قسم کا امامت کرتے اور نہ زمانہ کا ٹکوہ، تہ دوسروں کو الام دے کر اپنے کو بے قصور بخوبی ہیں بلکہ استقامت اور پختہ عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں، ایمان و یقین از سرفتوڑا زہ کرتے ہیں اور اس بات کو اچھی طرح تعلیم کرتے ہیں کہ ان آزمائشوں اور امتحانات کے بارے میں ہم کو بہت پہلے سے اطلاع دی دی گئی تھی، جب یہ سب آزمائش و عدۃ الہی کے مطابق ہیں تو ہم کو اپنی زندگی کا اچھی طرح جائزہ لیتا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں کیا خامیاں ہیں جن کو دور کرنے کی ضرورت ہے، کیا داغ دبے ہیں جن کو حساس نہادت کے آنسوؤں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے، وہ کیا ایسے بڑے اعمال اور بری عادتیں ہیں جو خدا کو تاراض کرنے والی اور اس کی نگاہ میں رحمت کے لیے جا بہن رہی ہیں۔

اس کے بر عکس جو لوگ حالات کا منہود بیکھتے اور اسباب و واقعات کے اشارے پر چلتے ہیں ان کی نگاہوں میں مسلمانوں کے مستقبل کا انحصار

صرف طاقت کے توازن، تعداد کی کثرت، وقت و حالات سے مقاہم اور اپنے ملی وجود کوئی دھاروں میں سوئے کی صلاحیت پر ہے، ان کا معیار اور اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ حالات و واقعات ہم سے کیا تبدیلی چاہتے ہیں، مقدم یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے آپ کو ان حالات و واقعات کے مطابق بنایا جائے، اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ ہمارا اصول اور نسب این یا ہماری تہذیب و ثقافت ان سے کس درجہ تاکہ ہوتی ہے اس لیے کہ ان کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کے لیے ہمیں ان میں نقصانات کو بھی ایک حد تک برداشت کرنا ہوگا۔

وہ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے جو عمل تجویر کرتے ہیں اور جس طریقے سے ان کی رہنمائی کرتے ہیں اس میں قدرتی طور پر ممکنہ ذہن کام کرتا ہے کہ مسلمانوں کے تعلیمی و تہذیبی اور معاشرتی مسائل پر ان لوگوں سے کچھ لے دے کر مقاہم کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے مسائل کی تعلیمی و تہذیبی دستے رہتے ہیں اور اسی کو تمام مسائل کا آخری حل اور عملی حل کہتے ہیں، یعنی ممکنی عملی اور حقیقت پر مند ان تھلکے نظر ہے، کیا ہم خٹکے دل و دماغ سے ہوچے کے بعد اسی تیج پر ہو جیں گے؟

(جاری)

یادِ مکہ مکرمہ

مولانا بدر عالم صاحب مدینی

مجھے فرست میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے مجھے فرست میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا وہ چونکت یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے کبھی وہ دوڑ کر چلا کبھی رک رک کے رہ جانا وہ چلا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جا کے چڑھا جانا وہ مسی یاد آتا ہے وہ مرودہ یاد آتا ہے کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صاف میں لڑھا کر وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حضرت سے وہ حضرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے کبھی جانا منی کو اور کبھی میدان عزف کو وہ مجھ یاد آتا ہے وہ صحراء یاد آتا ہے وہ پتھر مارنا شیطان کو بھیڑ پڑھ کر وہ غوغما یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے منی میں لوٹ کر کے پھر وہ دنبہ کو زع کرنا وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مزرعہ مکر وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے مرا کہ مگی طبیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طبیبہ یاد آتا ہے

لاؤ شوق جب ائمہ ہے رب الہیت کی جانب
نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے



رسول وحدت

علامہ سید سلیمان ندوی

بنی بیرون کی عظمت و جلالت کی ایک ہی سطح قائم کی،

اُس کے نزدیک گناہوں سے پا کی اور عصمت تمام

انجیاء و مرضیں کا مشترکہ وصف تھا، سب بنی بیرون پر

امکان لانا ضروری ہے، وہ سب خدا کے بخشے ہوئے

ایک خاص منصب پر سرفراز تھے، وہ سب دنیا میں

اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ خدا کے احکام لوگوں کو

باتاں اور سلسلی اور سچائی کا راستہ دھائیں، وہ سب

رضوری ہے، یہ ہے کہ اسلام سے پہلے نبوت، اسرائیلی بنی بیرون کی طرف بے تال نہایت ریک

رسالت اور تبخری کی کوئی واضح اور غیر مشتبہ حقیقت

اور تبخری باقی منسوب کرتے تھے، مثلاً حضرت لوٹ

دنیا کے سامنے نہ تھی، یہود کے ہاں نبوت کے معنی

پر بد کاری کا الزام لگاتے تھے، حضرت سلیمان کو گنڈا،

کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جا کے چڑھا جانا

اوہ مسی یاد آتا ہے وہ مرودہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صاف میں لڑھا کر

کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حضرت سے

کبھی جانا منی کو اور کبھی میدان عزف کو وہ حضرت یاد آتا ہے

وہ جمع یاد آتا ہے وہ صحراء یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو بھیڑ پڑھ کر وہ غوغما یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

میں اس مضمون کی آئین م موجود ہیں، اسی نامے

کرتے تھے تاہم انجلی کے مختلف حوالوں سے ثابت

ہوتا ہے کہ یہود اور خود میں کبھی کبھی کبھی

قرآن میں کی گئی ہے، اور دوسرے وہ جن کے ہم

پر حضرت ابراہیم، حضرت لوٹ، حضرت اسحاق،

اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بعض ایسی باتیں کہتے تھے

حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کی نبوت

اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بعض ایسی باتیں کہتے تھے

حضرت داؤڑا اور حضرت سلیمان کی حیثیت صرف

یہود کی طرف نصاری میں حضرت عیسیٰ کا یہ

حکیم نما زور دہ کی پروانیں کرتے تھے۔

مفہوم نبوت کی وضاحت

از جملہ کا ایسا کہ یہود اور نصاری دو قویں

خدا کی طرف اشارہ کرنا اس تجھیں کا ایسا کہ یہود اور نصاری دو قویں

خدا کی طرف بے تال نہایت ریک

رسالت اور تبخری کی کوئی واضح اور غیر مشتبہ حقیقت

اور تبخری باقی منسوب کرتے تھے، مثلاً حضرت لوٹ

دنیا کے سامنے نہ تھی، یہود کے ہاں نبوت کے معنی

پر بد کاری کا الزام لگاتے تھے، حضرت سلیمان کو گنڈا،

کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جا کے چڑھا جانا

اوہ مسی یاد آتا ہے وہ مرودہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صاف میں لڑھا کر وہ حضرت یاد آتا ہے

کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حضرت سے

کبھی جانا منی کو اور کبھی میدان عزف کو وہ حضرت یاد آتا ہے

وہ جمع یاد آتا ہے وہ صحراء یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو بھیڑ پڑھ کر وہ غوغما یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

میں اس لوت کر کے پھر وہ دنبہ کو زع کرنا وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مزرعہ مکر وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے

ہر کم کہ مکہ یاد آتا ہے کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طبیبہ یاد آتا ہے

لاؤ شوق جب ائمہ ہے رب الہیت کی جانب

نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

صاف

حکایات کیا گیا ہے، اس بناء پر اسلام اُسی تھوڑا اختلاف موجود ہے، عبادت کی سختیں الگ ایک مذہب کا نام ہے جو حضرت آدم سے حضرت الگ ہیں، اعمال فاسدہ کے انسداد کی تدبیریں یہ ہم نے جو کچھ بیان کیا، مثلاً بیان کیا ہے، دوسرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک باری باری ملکوں اور مذہبوں میں بھی یہی صورت چیز آئی ہوگی، پیغمبروں کے ذریعہ سے آتا رہا اور انسانوں کو اس کی جدا چاہیں۔

اب مذاہب کے اختلاف کا قرآنی نقطہ نظر نہیٰ عقیدہ سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم ہندوستان پیغمبروں کے ذریعہ سے آتا رہا اور انسانوں کو اس کی تعلیم دی جاتی رہی۔

دعوت اتحاد میں اصول اور فروع اور ابدی صداقت ہے، ناقابل تبدیل اور ناقابل تغیر ویدوں کی تعلیم کے برخلاف جو بُت پرستی اس مک

کی صحیح حیثیت ہے، البتہ مختلف حصول مقصود کے راستے اور طریقے کے تمام اطراف و جواب میں پھیل ہوئی تھی اس کی

اس مقام پر ایک نکتہ بیان کرنے کے قابل مختلف پیغمبروں کے زمانوں میں اگر اصلاح مخالفت میں اسلام سے پہلے بھی بہت سے مصلحین

ہے، قرآن مجید نے ہمارے سامنے و لفظ پیش کئے اور تبدیل کے قابل پائے گئے تبدلتے رہے ہیں، پیدا ہوتے رہے جنہوں نے ۳۲ کروڑ دینہاؤں کی

یہ، دین اور شریعت، ملک و مہماج، دین سے مراد انبیاء علیہم السلام کا دنیا میں وقت فو قاتا ظہوراً شدید مخالفت کر کے لوگوں کو ایک خدا پر ایمان لانے

مذہب کے وہ بنیادی امور ہیں جن پر تمام مذاہب ضرورت سے ہوتا رہا ہے کہ وہ اسی ارزی اور ابدی کا مشورہ دیا، چنانچہ قدیم ہندو ہریت پرچ میں جامیجا ہم

حق کا اتفاق ہے، مثلاً خدا کی تھی، اس کی توحید، اس صداقت کو دینا کے سامنے پیش کرتے رہیں، اور دین کو رنگ تو جیدی جملک نظر آتی ہے۔

مسلمانوں کے داخلہ ہندوستان کے بعد کو اصل مرکز پر قائم رکھیں، اور ساتھ ہی اپنی قوم،

عبادات، حقوق انسانی، اخلاق، اچھے اور نئے ملک اور زمانہ کے حالات کے مطابق خاص احکام ہندوؤں میں ایسی جماعتیں تیار ہوئے لگیں جن کا

اعمال کی بانیہس، جزا اوزرا، یہ وہ اصل دین ہے جس اور جزئیات جو ان کے لیے مناسب ہوں، ان ملک قدیم مردیہ دھرم کے ممانن تھا، چوہویں

صدی یوسوی میں رامانند سنیا کے اصول میں تمام پیغمبروں کی تعلیم یکساں تھی، اسی کو لے کر کوہتا ہیں اور سکھائیں۔

اول سے آخر تک تمام انبیاء آئے، اس میں زمان انبیاء کے یکے بعد دیگرے ظہور

تو جید پر ایک تین جماعت قائم کی جس کا خالی یہ تھا کہ دنیا کے تمام مذاہب کا سرچشمہ ایک ہے، پندرہویں

و مکان کے تغیر کوئی غل نہیں، نہ قوم و ملک کے کی وجہ

اختلاف سے اُس میں کوئی اختلاف ہوا، وہ ہر زمانہ انبیاء علیہم السلام کے حالات پڑھنے سے صدی میں کیرنے ہندوؤں کی بیت پرستی اور دھرم

اور ہر مقام میں یکساں رہا، اور وہاں کے پیغمبروں معلوم ہوتا ہے کہ ایک صاحب شریعت نبی کے شاستر کا خاک اُڑایا، اور مسلمانوں کو ان توہات سے

نے اس کی یکساں تعلیم دی، اب اگر اُس میں کسی بعد دوسرا صاحب شریعت نبی اُسی وقت بیمجھا گیا ہے، آگاہ کیا جن میں وہ مذہب کے نام سے گرفتار ہو گئے

جہت سے کوئی اختلاف ہے تیا تو طریقہ تعبیر کی غلطی جب پہلا صاحبہ وہی کوہگیا ہے یا ذہنی تحریفات اور دستی تھے، اس طرح ہندو اور مسلمانوں کے نہیٰ تفرقات ہے، یا باہر کی چیزیں اُس میں مل گئی ہیں، اور اُس کی تصرفات سے ایسا بدل گیا ہے کہ اصلیت مشتبہ ہو گئی کو بالائے طاق رکھنا، کیر کا خاص مقدوم مخصوص نہیں، ان تمام قوموں میں خدا کے رسول آئے اور اُس کے احکام لوگوں میں تمہماں تعلیمات میں ہے۔

اُس تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کا فرض ہے، جو ان تعلیمات کا سرچشمہ ہے، ایک ہے، تمام رسول اُس کے لیے عرب و عجم، روم و شام، بني اسرائیل اور بني اسماعیل، ایرانی اور تواریخی کی کوئی

چیزیں نہیں، ان تمام قوموں میں خدا کے احکام لوگوں کو خدا کے احکام کے احکام کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء

دوسری چیز یعنی شرعاً، مہماج اور نیک وہ بعد حضرت موسیٰ پر قورات نازل ہوئی، اور جب اُس مذہب کی ابتداء بھی اسی اسلامی اثر کے ماتحت معلوم

جزئیات احکام ہیں جو ہر قوم و مذہب کی زمانی و مکانی میں اختلافات پیدا ہوئے تو زیور وغیرہ مختلف صحیح ہوتی ہے، اور اب بھی جہاں کہیں سے یہ آواز ارعنی

خصوصیات کے بہب سے بدلتے رہے ہیں، مثلاً آتے رہے، جو بعد نامہ قدیم میں موجود ہیں، ہے وہ اسلام ہی کی صدائے بازگشت ہے۔

عبادت الہی کے طریقوں میں ہر مذہب میں تھوڑا پھر اُس کی تجھیں کے لیے انجلی آئی، اور جب اُس

(جاری)

کا کفران کفر ہے، قدیم کتابوں کا شماتا بھی کفر ہے، عیسائیوں کے رسولوں، ایرانیوں کے نبیوں اور ہندوچین کے ربائی مبلغوں کو صادق و راست باز یادب، یہ عزت، یہ راداری کیا اسلام کے باہر بھی قسمیں نہیں کر سکتے، کیونکہ ہمارے پاس تخصیص توفیقیں یقین کریں۔

آسمانی کتابیں بھی اگرچہ غیر محدود ہیں، تاہم تخصیص کے ساتھ جن کتابوں کا قرآن مجید میں نام خاموش ہے، لیکن پھر بھی ہر مسلمان کو تفصیل اور ایجاداً آجاتا ہے، جو اسلام کی وسیع اور بلند ہیئت کو دینا کے آیا ہے، وہ چار ہیں، تورات یا صحف موسیٰ، زبور، انجیل، اور قرآن۔ ان کے علاوہ ایک جلد حضرت

ان تمام انبیاء کی ایک پہچان ہے، اُن کی ایک دوسرے مذاہب نے اس ابراہیم کے میخنوں کا ذکر آیا ہے، لیکن اُن کے نام تعلیم ہے، وہ سب ایک وصف (عصمت) جانب توجہ نہیں کی تھی، یہ وہ تورات کے سوا کچھ نہیں درج نہیں ہیں، بعض آئتوں میں صرف الگے میخنوں میں شریک ہیں، اُن سب کو ایک ہی طرح مانتا مانتے تھے، عیسائی تورات کے احکام کو نہیں مانتے یا انگلوں کی کتابوں کا حوالہ آیا ہے، بعض آئتوں میں ضروری ہے، اُن سب کا ایک مشین ہے، اور ان سب انجیل کی اخلاقی تخصیتوں کو قبول کرتے تھے، ابھاً پیغمبروں کی طرح کتابوں کا بھی ذکر آیا ہے، لیکن اس کی اخلاقی تخصیتوں کو قبول کرتے تھے، اور ان سب کی ایک زندگی ہے۔

اسلام سے پیشتر دوسرے مذاہب نے اس ابراہیم کے میخنوں کا ذکر آیا ہے، لیکن اُن کے نام تعلیم ہے، وہ سب ایک وصف (عصمت) جانب توجہ نہیں کی تھی، یہ وہ تورات کے سوا کچھ نہیں درج نہیں ہیں، بعض آئتوں میں صرف الگے میخنوں میں شریک ہیں، اُن سب کو ایک ہی طرح مانتا مانتے ہے، اس کے احکام کو نہیں مانتے یا انگلوں کی کتابوں کا حوالہ آیا ہے، بعض آئتوں میں صرف دیگر مسلمانوں کی طرح کتابوں کا بھی ذکر آیا ہے، اور تو رات کے علاوہ دینا میں جو اور کتابیں نہیں

قرآن پاک کی متعدد آیتیں ہیں جن میں جیشیت سے مقدس مانی جاتی تھیں اور جن کا زمانہ دیا گیا ہے، اس نے قرآن مجید پر ایمان لانے انجیل سے پیشتر تھا، اُن کی عزت اور عظمت نہیں واپس مسلمان مجبور ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر کی کتابوں کا حوالہ اور کسی کتاب اور پیغمبروں کی کتابیں تفصیل کرنے کے لیے تیار نہ تھے، اور کوہ ابر صحیح، اور یہ عقیدہ تعلیم کیا گیا ہے کہ

ہندوستان کے بہمن ویدوں کے سوا خدا تعالیٰ الہام کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو راداری اور بے تخصیصی اور نظری کو خدا کا کلام تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھے، اور

ہم خدا کے فرستادوں میں کوئی فرق نہ کریں۔ اور یہ تعلیم وہی ہے کہ دنیا کی تمام قوموں و ساخت اس مسئلہ میں ظاہر فرمائی دہ اسلام بلکہ دنیا کی کوہ بہر صحیح، اور یہ عقیدہ تعلیم کیا گیا ہے کہ

”لائفریق بین احمد بن رسلا“

اویہ تعلیم وہی ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کو ان کا ذکر قرآن میں نہ ہو، جو جواناں کہیں، کیونکہ اُن کا مجھی خدا کی کتاب ہونا ممکن ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا ہوگا کہ اسلام نے دنیا کے تمام مذاہب حق کو ایک سمجھا ہے، کیونکہ خدا کو ساختے ہوئے کوئی قوم نہیں جس میں خدا کا فرستادہ

اس تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کا فرض ہے، تہ آیا ہو، اس کے لیے عرب و عجم، روم و شام، بني اسرائیل اور بني اسماعیل، ایرانی اور تواریخی کی کوئی چیزیں نہیں، ان تمام قوموں کے مذہب کے احکام لوگوں کو خدا کے احکام کے احکام کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء

قدیم کتابوں پر بھی ایمان لایا جائے اور قدیم کتابوں کی تصدیق نہ کرنے کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تصدیق کی کوئی کتابوں سے ممکن ہے، اسی کا اثر ہے کہ

کتابوں کی تصدیق نہ کرنے کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تصدیق کی کوئی کتابوں سے ممکن ہے، اسی کا اثر ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بہدویوں کے پیغمبروں، مجید کی تصدیق نہ کی جائے، اور جو احکام انہیں بتائے ہوئے ہیں، اسی کا اثر ہے کہ قرآن مجید کی تصدیق کی کوئی کتابوں سے ممکن ہے، اسی کا اثر ہے کہ

تمیر حیات ۲۷، ۱۹۷۸ء، ۲۰۰۸

ہدایت و تبلیغ اور دعوت و اصلاح کا کام

امت کے وجود و بقا کا ضامن ہے

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مددوی

ساتھ اللہ تعالیٰ نے لگایا تھا، اور اس کو پروان چڑھایا

تھا، و پالاں ہو رہا تھا گویا جانور اس کو چڑھ رہے تھے،

ہر طرف سے اس پر حملہ تھا، انسانیت ذلیل کی جا رہی

تھی، اور اتنی بھی چوڑی دیجائیں انسانیت کا درد رکھنے

والے بالکل ناپید تھے، ایسا آدمی ایک اکیلا آدمی کر

جس کے دل میں بکھر انسانیت کا درد پیدا ہوتا، بے

بھی بکھر اہوتی اور اس کی راتوں کی نیزد حرام ہو جاتی

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مددوی

اور اس کا کسی کام میں جی نہ لگتا وہ موجودہ تھا، سب

کو اپنی اپنی پڑی تھی، نفس افسوس کا عالم تھا، بادشاہ،

وزیر، امیر، غلام، شاعر، ادیب، مصنف، سوچنے

اب سے حادث میں حقیقتات و ثمرات اسلام کا حصہ کو حاصل ہو رہی ہے، جس نے "تحفہ بر ما" کے نام

سے اس کا مجموعہ شائع کیا ہے، اسی مجموعہ سے یہ تصریف افادہ عام کے لیے بیش کی جا رہی ہے۔

ئے حملناکم خلیفہ فی الارض میں ہے کا گر کوئی شخص چراغ لے کر لکھا تو ملک کے ملک

خدا کی یاد سے خالی تھے، اگر کوئی شخص کسی بہت بڑے

اگر کسی کا کوئی جھونپڑا بھی ٹوٹا اور کسی کے ایک پیسے کا

نقشان ہوتا تو آدمی اس کو برداشت نہیں کرتا تھا، لیکن

میرے بزرگوں، بھائیوں اور دسوں! آپ کو معلوم

ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹت ہوئی

تو سارے عالم میں اندر ہمراپھیلا ہوا تھا، ملک کے

قدر ہوئی ہے اتنی بھی بعض اوقات ایسا نہ

نمیں تھی، کوئی شخص اس خطرناک زندگی سے پریشان

نمیں تھا۔ سب اپنے اپنے عیش میں مست اور اپنے

پیچان، خدا کا حجح علم، دنیا سے تقریباً نیا بہو گیا تھا،

سے محروم تھے۔ اللہ تعالیٰ سے بہتر اس زمانے کی

تصویر کوں کھچ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے:-

ظہر الفساد فی البر و التحریبنا اکسبت

ایدی الناس لتبیقهم بعض الذی عملوا لعنهم

تھی، آگ بچ رہی تھی، بت بچ رہے تھے، درخت

تھی جو گونوں کے بیٹے اور چوپانی کے بیٹے تھے، اور اللہ

تو گوں کے بیٹے اعمال کی وجہ سے سختی

تعالیٰ کی خاص عبادات کرنے والا بالکل عفتا تھا، علم کا

اور تری میں، زمین پر سمندر اور اس کے جزیروں میں

عایدی فساد فی البر و التحریبنا اکسبت

عام دنیا میں دور دورہ تھا، کسی کو سوائے اپنا پیٹ

بھر لیتے کے اور اپنا مطلب تکال لینے کے اور اپنے

لش کی خواہش پوری کرنے کے کوئی نظر اور کوئی وحدا

زمانے کے ایک بہت بڑے مسلمان عالم نے لکھا

میں رہنا تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن اس کا بھی کیا
کھم نہ دو گے، تو تمہاری مثال اسی ہے کہ جیسے ایک
کشتی کے درجے ہوں، مچلا، در میانہ اور فرستکلاس، اس کشتی میں کمی مزدیں ہوں اور سب
کا اگر تم نے بچے سوراخ کیا اور پانی کمی میں بھرے
پہنچ رہی ہے اور غلط راستے پر جل رہی ہو۔ آگے
مسافر ہوں اور اتفاق سے یانی کا انتظام اور کی منزل
کا تو ساری کشتی ڈوب جائے گی اور اس پر بچے والے
پڑھو، فرست کلاس والوں کا یوں بھی زیادہ خیال کیا
میں سے کوئی نہیں بچے کا دریا کی کی رعایت نہیں
کرے گی کشتی ڈوب جائے گی تو سب ڈوبنے کے اور پر کے
بھی ڈوبنے کے اور بچے کے بھی ڈوبنے گے۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مددوی

کی بحث انسانیت کے

لیے صبح صادق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمام دنیا
حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مددویکی کچڑا بھیگ کیا ہے، کوئی آدمی بھی گل، توہاں
ہے، کسی کا کچڑا بھیگ کیا ہے، پانی اسکی قابوی چیز
ایک دوسرے کے گرد بیان پر ہاتھ ڈالے ہوئے کچھ
مسافر خرمتی اور خوب دھینکا مشتی کر رہے ہوں، کچھ
لوگ کشتی میں بیٹھے ہوئے تاش کھیل رہے ہوں
سے جب پانی بھرنے جاتے ہیں تو راستے میں پانی
اور کچھ لوگ کشتی پر بیٹھے گاتا گاربے ہوں بھارے ہے
گرتا ہے، اور والوں نے ایک آدمی مرتبہ برداشت
کیا پھر بچے والوں پر ناراض ہونے لگے اور کہنے لگے
اور جو منٹ بھی گزرتا ہو اور گھری بھی گزرتی ہو یہ
جان کی بازی لگانے کے لیے کوئی تیار نہ تھا، بڑے
صاف نظر آرہا ہو کہ اب یہ کشتی ڈوبے گی، بچتی نظر
پانی لینے آجاتے ہیں ضرورت آپ کو پانی کی ہے
بڑے ناہی گرامی ملک تھے، ایران، ہندوستان کا ملک
نہیں آتی تو کوئی خدا کا بندہ جو اس کشتی پر بیٹھا ہوا
پریشان ہم ہوتے ہیں، اب ہم برداشت نہیں
کر سکتے، خبردار اور پانی لینے کے لیے مت آنہم
یافت لوگ بھی تھے، ایران بڑا تعلیم یافتہ بڑا مہذب تھا
پانی دینے کے روادار نہیں ہیں۔ ہم اب ایک قطرہ، بیہاں کا طبقہ بہت اونچا تھا، روم بڑا مہذب
کر دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ جائے، وہ آنکھوں پر
پانی کی کوئی نہیں دیں گے جب کہ پانی کے بغیر گزارہ
نہیں ہو سکتا، پانی کے بغیر زندگی نہیں اور پانی یہ دینے
کشتی کے مسافروں کی یہ بد تیزی نہیں دیکھی جاتی
نہیں اور کہتے ہیں کہ اوپر تم بچے ہو نہیں تو چل کلاس
ویہاں عقل اور دنیا کی کام کی باتیں بہت تھیں،
اور مجھ سے کشتی کا یہ انجام نہیں دیکھا جاتا، میں تو اپنا
منہ ادھر کر لیتا ہوں، کشتی مشرق کی طرف جا رہی ہو
کر لیتے ہیں، اور وہاں سے ڈول ڈال کر اپنا پانی
اور اسی طرف طوفان ہو اور وہ آدمی بجائے مشرق
بھر لیا کریں گے پانی کے بغیر ہم بھی نہیں سکتے اب ہم
کے مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور آنکھ بھی
پانی کا تیکیں انتظام کر لیں گے، رسول اللہ صلی اللہ
کو اپنے عیش سے فرستہ نہ تھی و زیر ہوں کو ملک نہیں
بند کر لے اور سمجھ کر میں نہیں ڈوبوں گا، اس سے کیا
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو
ہوتا ہے کشتی جو ڈوبنے والی ہے وہ تو ڈوبے گی، ساتھ
بکھر دی اور ان کو ہوش آیا تو اور پرانے ان لوگوں کا
یہ بھی ڈوبے گا، ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہاتھ پڑ لیں گے اور ان کو سوراخ نہیں کرنے رہنے، ملکوں کو جائز نہ اور تاریخ کرنے سے
نے مثال دی کہ اگر برائی سے نہ رکو گے اور تیکی کا

کو خوش کرنے سے اور ان کی خوشید کرنے سے جمیون پڑے ڈال دیتے تھے یا یوں ہی پڑ جاتے تھے، زمان، بے خبری و حشث و جہالت کا زمانہ، اللہ جبار کی ذمہ رکھنے کی کوشش کرنے، اپنی ملی باقیں کا لطف زندگی کی کوشش کرنے، اپنی ملی باقیں کی اپنی طرف دوسرا چک جاپڑے، وہاں سے دادا پانی ختم عبادت کے لیے اور فرشاء کے مطابق جلنے کے لیے لئے اور ان میں مست رہنے سے فرمت نہیں تھی۔ صوفیوں کو خدا کے نیک بندوں کو جو کہیں دوچار خال خال پائے جاتے تھے، ان کو اللہ کے نام میں مغلی اور غریبی کا یہ حال تھا کہ قافلوں کو لوٹانا ان کا خلق النُّرُوتُ وَالْخُودُ لِسُلُوكُمْ اُنْكُمْ ذریعہ معاش تھا اور اس ظلم کو کیکھنے کے بے چارے أَحْسَنُ عَمَلاً (سورہ الملک، آیت: ۲) یعنی جس قاتل جن میں عورتیں، بچے اور ضعیف ہوتے تھے نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تم کو آزمائے کہ تم فرمت نہیں تھی، اب ہلاک کر دیجائیں اس بگاڑ کے حج کرنے یا تجارت کرنے کے لیے شام یا یکن میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے وہ فرماتا خلاف کون لڑتا اور کون انسانیت کی خیر لیتا اور کون زندگی کے چول صحیح پر بمحاذات اس کے لیے کوئی زندگی پر بمحاذات اس کے لیے کوئی چارہ ہوتے ہے جس کی قیلے نے ان پر حملہ کیا اور سارا یہ "وَمَا حَلَّتُ الْجِنُونَ إِلَّا يَعْبُدُونَ" جار ہے ہوتے بس کی قیلے نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کچھ لوث لیا دوچار میں مزے اڑائے، موجیں کیں میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے ملک میں اور اس کے بعد کسی اور ترقی کو تھا کہ اور لوٹانا اس سے اپنا مطلب نکالا، یا ان کا حال تھا، اخلاق کا یہ حال تھا اور میرے حکم کے مطابق زندگی بمر کریں اور فرماتا تشریف لائے جو ملک علم اور تمذبب میں بہت بیچھے کہ ان کا کوئی اخلاق نہ تھا، لیکن کو زندگہ ہے:-

درگور (زمین میں دفن) کر دیا کرتے تھے، شراب "أَفَحَسِبُمْ أَنَّمَا حَلَقُنَّهُمْ عَبْنًا وَأَنْكُمْ إِلَيْنَا لَأَنْرُجُعُونَ" کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کے ساری قوم کو انش تعالیٰ نے خود عربی زبان میں زبان میں شراب کے لیے سینکڑوں نہیں ہزاروں نام کو ضھول پیدا کیا ہے۔

یعنی اس ملک کی زبان میں کہا کہ یہ ان پڑھ ہیں اللہ تعالیٰ جس کی نظر سے دنیا کبھی بھی او جمل کو تاجر کہا کرتے تھے، تاجر کے معنی قدیم عربی میں "هوالدى بعث فی الامین رسولاً" جس نے شراب پیچے والے کے ہیں۔ شراب کی تجارت ہی کا یہ نقش بہت ناپسند آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ "أَوْ تَخَانِدُه" یہ ان کا قوی لقب تھا، مالی اصل تجارت تھی، اگرچہ کوئی بیز عالم طور پر بکتی تھی تو وہ اگر اس حالت پسی اور فائدہ یہ ان کا قوی لقب تھا، مالی شراب تھی، زنا کاری اور بدکاری کا ایسا رواج تھا کہ کجا جایا کرتے تھے، کہیں کہیں کیڑے کوکڑے کھا جایا گردی کر کے نکھلے نکھلے جاتے تھے کہ یہ جگ ادا کرتے تھے اور اگر دوپہر کو کھانا مالی کیا تو رات کی بخ دنیا والوں کو بنایا کس کام کے لیے یہیں یہ کچھ اور کام کرنے لگے اب اس کی ثیرت جو شی میں آئی تھی، جس کے علاوہ بھی اولاد پیدا کرنے کے کئی طریقے کوچاتے تھے اور اس کے لیے کہیں کہیں کیڑے کوکڑے کھا جایا گردی کر کے نکھلے نکھلے جاتے تھے اس وقت خدا کے گھر میں ان کو بیان راجحتے، میں اس وقت خدا کے گھر میں اس ارادہ فرمایا کے دو دھیران کا گزارہ ہوتا تھا، اونٹ کے بالوں تو اس نے ملک عرب میں تعمیر بیجیا، وہ تعمیر ایسا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اس ہو جس کے ساتھ درج القدس کی طاقت اور آسمانی رہجات تھے جس اس نے جا بیلت رکھا گیا ہے۔ یعنی تاریک لشکر ہو، اللہ تعالیٰ کو تعمیر کے ذریعے ہدایت دیتا ہے

مگر دنیا کی ہدایت کے لیے تعمیر کے کام کو لے رکھے) یہ آپ کا رنگون دریا ہے یہ بڑھا اس کا پانی کر چلے والے آدمی بھی چاہیں۔ شہر رنگون اور اس کے محلوں میں بھیل گیا یہاں کی اپنے بستر سے کو دکر کے دوڑ آتا ہے، وہ جاتا ہے کہ اب دنیا کی ہدایت کے لیے اس کی حالت عمارتیں ڈوبنے لگیں آدمی ڈوبنے لگے تو اب اس اگر یا اگ ہمارے گھروں تک پہنچ گئی تو اس چار پانی پہنچ پڑا جل کر خاک ہو جاؤں گا۔

بلے کے لیے دنیا میں انقلاب لانے کے لیے اس سے کام نہیں چلے گا، کہ چھوٹی چھوٹی کشتیاں لاوے کارخ شر سے خیر کی طرف لانے کے لیے کون المحتا اور اطمینان کے ساتھ لوگوں کو نکالو، لوگ اپنے سب کا وقت کا سب سے بڑا اغراق اور اس وقت کا سب سے بڑا ہے، یہ تھا سوال؟ اس کو ہلاکت و بر بادی سے ترقی کام کرتے رہیں کارخانے والے کارخانے سب سے بڑا اور امن وسلامتی کی طرف رخ موڑنے کے لیے کون میں جاتے رہیں، مدرسے والے مدرسے میں پڑھنے فریضی ہوتا ہے کہ سارے کام بند کرو اور اس آگ سی جماعت کوئی قوم اور کون سامنک سامنے آتا ہے، پڑھاتے رہیں، سینما کے تماشے بھی ہوتے کو جھاؤ اگر یہ آگ تھوڑی دیر اور رہ گئی تو نہ کسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے، ایرانی بھی رہیں، لوگ رات پھر میں بھی نیز سوتے رہیں، کھانے خانے باقی رہیں گے نہ مدرسے باقی رہیں گے نہ تھے، ہندوستان بھی تھے، یونانی بھی تھے، روی بھی کے اوقات میں بھی کوئی فرق واقع نہ ہو، انسان کی خانقاہیں باقی رہیں گی نہیں بھی باقی رہیں گی۔

دوستو! اس وقت دنیا میں بڑے بڑے تاجر کے لیے مال اور اولاد کی بازی لگانے کے لیے رہے تو سیالب کا مقابلہ اس طرح سے نہیں ہو سکتا، تھے، بڑے بڑے لکھنے کے لیے اگر ملٹا خدا نخواست کسی گاؤں میں آگ لگ گئی ہو دنیا کی کوئی قوم تیار نہ تھی کام بہت مشکل تھا۔

میرے دوستو اور بزرگو! اس زمانے میں دنیا اور تجزی سے پھیل رہی ہو تو آرام آرام سے اس ان کے بڑے ترقی یافتہ کاروبار تھے، تمام دنیا میں ان کے نقش پر نظر ڈالوں وقت دنیا میں بکاڑاں حد تک کوچھانہ، چھوٹی چھوٹی شیشیاں اور چھوٹے چھوٹے کی تجارت پھیل ہوئی تھی، ان کو کام کرنے کا بڑا سبقت اتنا دو رہنچی گیا تھا اس کی جریں اتنی گھری، انسانیت پیالے کے کران میں پانی ڈالنے کے لیے اختیاط کھانہ، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قابلیت دی تھی کہ کے جسم، انسانیت کے دماغ اور اس کے دل کے سے ٹل کھولنا اور پھر آگ پر پانی آرام آرام سے ڈالنا ہزاروں میں کے رقبے اور ہزاروں میں کی بھی چھوڑی اندھاں طرح پیوست ہو رہی تھی کہ اس بکاڑا کو سلطنتوں کا وہ انتظام کر رہے تھے وہ اگر اس حالت دور کرنے کے لیے معمولی کوششیں کافی نہ تھیں، آرام کو جلا کر خاکسترنے کے لیے تیار ہو، اور ایسا نظر میں دنیا کی حالت بدلتے کے لیے کو پڑتے تو بہت آرام سے چلنا، تھوڑا تھوڑا وقت لگا اپنی مصلحتوں آرہا ہو کہ اب چند گھنٹوں میں یہ گاؤں جل کر خاکستہ کام کر سکتے تھے مگر وہ اس کے لیے تیار نہ تھے، ان اور فائدے کو پھا کر اپنی اولاد، اپنے گھر بار کو دیکھنا ہو جائے گا اور میں بھی آدمی مال اور جان سب کے کوان کی طرز زندگی نے ایسا جائز رکھا تھا اور ایسا غلام اور دیکھ کر کے احتیاط سے کام کرنا اس سے انسانیت سب ختم اور جل کر کر اکھ ہو جائیں گے تو اس وقت بخار کھانہ کہ وہ گویا اپنے ہی بخترے میں گرفتار تھے کیا یہی دل دل میں پھنس گئی تھی۔ یہ نکلنے والی نہیں کھانا کھانے والے کھانا چھوڑ دیتے ہیں، اس وقت یہی چریا اپنے بخترے میں گرفتار ہوتی ہے اسی طرح تھی، جب بکاڑا اپنہا کو کچھ جاتا ہے جب یہاں اپنے انتہاء سمجھتی کرنے والے کھیت چھوڑ کر چلے آتے ہیں، اس وہ اپنے بناۓ ہوئے بخترے میں اپنے بیٹھ اور تمنہ کوہنچی جاتی ہے تو معمولی کوشش اور معمولی دوا کام وقت دکانوں پر بیٹھنے والے دکانوں کے بخترے میں چڑیوں کی طرح بند تھے وہ اندر دے پہنچ کر قتی، اس وقت تو جان کی بازی لگا کر جان کو کھلا چھوڑ کر آگ بخانے کے لیے کو پڑتے ہیں، ہوئے تھے مگر باہر نکلنے کے لیے کوئی جائز نہ تھا۔

پہنچیں جانے کی ضرورت ہوتی ہے فرض کر تھا کہ اس وقت جو ماں اپنے بچوں کو دو دھیر پارہی ہوتی ہے وہ بچوں کو خیجے یا شہر میں سیالب آگیا ہے (خد اتھارے شہر کو محفوظ ہے) اور دیو اتوں کی طرح

(جاری)

حج اور قربانی کی حقیقت

علامہ سید سلیمان ندوی

لیکن وہ جو خود یہ تو قوف بنے، ہم نے اس کو دنیا میں
انظار کرتے ہیں، بہت سے لوگ شادی کے بعد یا
قربانی حضرت ابراہیم کی تغیرات اور روحانی زندگی
مقول کیا، اور وہ آخرت میں کمی تکوں میں سے
کی اصلی خصوصیت تھی، اور اسی احتجان اور آزمائش
ہوگا، جب اس کے رب نے اس سے کہا کہ اسلام
میں پورے اتنے کے سبب سے وہ اور ان کی اولاد
لا (فرماتہ داری کریا اپنے کو پرد کر دے) تو اس
مرید ہو جانے کے بعد بدل جاتے ہیں یا اپنے کو بدل
نے کہا میں نے پروردگار عالم کی فرمائی داری کی (یا
ہر قسم کی فتوں اور برکتوں سے مالا مال کی گئی)۔
لیکن یہ قربانی کیا تھی؟ یہ حضن خون اور گوشت کی
لینے پر قادر ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ ان کی زندگی کے اہم
اپنے کو اس کے پرد کر دیا۔)

اغرض ملت ابراہیم کی حقیقت یہی اسلام ہے
کہ انہوں نے اپنے کو خدا کے ہاتھ میں سونپ دیا
اور ایسا کا خط ڈال دیتے ہیں جہاں سے ادھر یا اوہر
اللہ اور غیر اللہ کی محبت کی قربانی خدا کی راہ میں تھی، یہ
مزاجات ایک ممکن ہو جاتا ہے، حج درحقیقت اسی طرح انسان
اور اس کے آستانے پر اپنا سر جھکادیا، یہی اسلام کی
حقیقت ہے، اور یہی اسکے زندگی کے درمیان ایک حد فاصل کا
کام دیتا ہے اور اصلاح اور تغیر کی جانب اپنی زندگی کو
پچھر دینے کا موقع بھی پہنچتا ہے، یہاں سے انسان
امتحان تھا جس کو پورا کئے بغیر دینا کی پیشوائی
سے دعا فرماتے تھے کہ ان کی نسل میں اس بوجھ کو
ایپنی پچھلی زندگی بھی ہواں کو ختم کر کے تھی زندگی
شروع کرتا ہے، ان بارکت مقاموں پر حاضر اور وہاں
کھڑے ہو کر، جہاں جلیل القدر انبیاء کرام
کے سامنے اپنے تمام جذبات اور خواہوں، تمناؤں
اور خاصان الہی کھڑے ہوئے خدا کے گھر کے سامنے
اور آرزوں کی قربانی تھی، اور خدا کے حکم کے سامنے
قبلہ کے روپرہ، جو اس کی نمازوں اور عقیدتوں اور
امہ مسلمة لکھ کر اورنا مناسکنا و تب علینا انت
آنے ہر قسم کے ارادے اور مرضی کو مددوم کر دینا تھا،
مناجاتوں کی غائبانہ سست ہے، اپنی پچھلی زندگی کی
اور جانور کی ظاہری قربانی اس اندر وہی نقش کا ظاہری
کو تاہیوں پر نہامت اور اپنے گناہوں کا اعتراض
منہم یتلواعیلہم آئیک و بعلمهم الكتاب

اسلام قربانی ہے
اسلام کے لفظی معنی اپنے کو دسرے کے پرد
(ہمارے پروردگار ہم کو مسلمان یا اپنا فرمائی دار
کر دینا اور اطاعت اور بندگی کے لئے گروہ
بنانا اور جاندار نسل سے ایک مسلمان یا اپنی فرمائی دار
جھکادیتا ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جو حضرت ابراہیم
اور سلطیل علیہ السلام کے لئے سرے سے پیدا ہوتا ہے اسی
ظاہری ہوتی ہے، یہی سبب ہے کہ ان باب بیٹوں کی
لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: من
حج اللہ فلم یرث ولم یفسق رجع کیوم
ولدته امہ (جس نے خدا کے لئے حج کیا اور اس میں
میں اسلام کے لفظ سے تصریح کیا گیا ہے فرمایا:-
او رصف کرے تو غالب اسلام لائے (یا
جب ابراہیم اور اس اعلیٰ اسلام لائے)۔

اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا (یعنی
یہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، یہ
کتاب قرآن پاک تھی، یہ حکمت یہ سمجھی کا خزانہ علمی
عملی تھا، اور یہ مناسک اسلام کے ارکان تھے۔
کی کامیابیاں شامل ہوں گی۔
*) اور کون ابراہیم کی ملت کو پسند نہ کرے گا

جو یہاں کے سوا اور کہیں نہیں، صدق توبہ کے لئے
بہتر سے بہتر موقع پیدا کرتے ہیں ان مقامات کا جو

نقض اور عظمت ایک مسلمان کے قلب میں ہے،
اس کا نقیض ایڈول پر برا کہرا پڑتا ہے، وہ مقامات

جہاں انبیاء علیہم السلام پر برکتوں اور حسنات کا نزول
اور افوار الہی کی بارش ہوئی، وہ ماحول وہ فضائل تمام

گنگہواروں کا ایک جگہ اکٹھا ہو کر دعا وزاری، فریاد
حج درحقیقت خدا کے سامنے اس سرزین میں
ذیل، رسو اور غصباں نہیں ہوتا، وہ قدم قدم پر نبی ممتاز اور ربانی
حاضر ہو کر، جہاں اکٹھ نہیں، رسولوں اور برگزیدہ
دیکھتا ہے کہ خدا کی رحمت برس رہی ہے اور گناہ
بندوں نے حاضر ہو کر اپنی اطاعت فرمائی داری
میں ہوں نازو نیاز کے معاملات گزر چکے ہیں، دعا
کا اعتراف کیا، اپنی اطاعت فرمائی داری کا عہد
اور اس کے تاثر اور اس کے قول سے بہترین موقع
درارہے اور ان مقامات میں کھڑے ہو کر، اور چل
ہیں، جن میں مقصانہ حج ادا کرنے والوں کو رحمت
اور مغفرت کی نوید سنائی گئی ہے، یہ تمام حدیثیں
کر خدا کی بارگاہ میں اپنی سیکاریوں سے قپہ کرنا اور
اپنے روشنے ہوئے مولیٰ کو منانا ہے تاکہ وہ ہماری
درحقیقت اسی دعا کی (وارنا مناسکنا
اور اپنی اولاد کے لئے دعا مانگی، جہاں حضرت ہود
طرف پھر جو ج ہو، کہ وہ اپنے تائب گنگہواروں کی
طبق علینا)، (اور ہمارے حج کے دستور ہم کو سوجہ
اوہ حضرت صالح نے اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد اپنی
اوہ ہماری توبہ قبول (غم) کی تفسیر ہیں۔

رحم و کرم، لطف و عنایت کا جریکہ اس ہے۔

ان تمام بشارتوں سے یہ ٹابت ہوتا ہے کہ حج
لیکن سب ہے کشف المحتین صلی اللہ علیہ وسلم
درحقیقت توبہ اور اثابت ہے، اسی لئے احرام
نے فرمایا کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف
باندھنے کے ساتھ لبیک اللہم لبیک خداوند!
ماںکس، وہی مقامات، وہی مشاہد، اور دعاوں کے
کوئی چیز ہیں جس طرح بھی لو ہے، سونے
کی زبان سے بلند ہونے لگتا ہے، طواف میں، سی
اور جو مومن اس دن (یعنی عرفہ کے دن) احرام کی
لئے کس قدر مزوزوں ہیں کچھ سے پھر دل بھی، ان
حالت میں گزارتا ہے، اس کا سورج جب ڈوبتا ہے تو
تیار ہو جاتے ہیں اور انسان اس ابر کرم کے چھینوں
حج مسلم اور نسائی میں حضرت عائشہ سے
التائب من الذنب کمن لا ذنب له گناہ سے
روایت ہے کہ آپ نے یہ بشارت دی کہ عرفہ کے دن
بصدق دل تو بکرنے والا ایسا ہے جیسا وہ جس کا گناہ
برگزیدگان الہی پر عرش الہی سے برستا رہا ہے،
سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں خدا اپنے بندوں کو
اور ہمور ہم ابرہم کے تمام
چھپتے گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

انسان کی نعمیات (ساماکالوں) یہ ہے اور وہ
بندوں سے قریب ہو کر جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنے ان
روزگرہ کا تجربہ اس کا مشاہد ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کسی
اس نے کعبہ اور عرفات کی کچھ تخصیص نہیں لیکن حج
بڑے اور اہم تغیر کے لئے ہمیشہ زندگی کی کسی موڑ اور حد
فاضل کی علاش کرتا ہے، جہاں پہنچ کر اس کی گزشتہ
ماںکس میں ہے کہ آپ نے یہ خوبی سائی کہ بذریعہ
تاثرات کی بنا پر دوسرا فائدہ برکات کے علاوہ

ناموس قلم

پروفیسر حسن عثمانی ندوی

قلم کو لمحت کرتے ہوئے اور کردار کشی سے پرہیز اپنے قلم سے اچھے اور مفید خیالات کی اشاعت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے ان کے سامنے لفظ قدم کرتے ہیں اور غلط افکار و نظریات کی کاٹ کرتے کو بدل کر قلم کا لفظ اس طرح استعمال کیا تھا۔ لیکن یہ قلم ہر دوسری اپنی شخصیت بدلتا رہا ہے، یہ وہ سوسائٹی کے معزز ترین لوگ ہوتے ہیں، کبھی شاخ جاتے ہیں، کبھی پانس سے، کبھی نرکل ضرورت پیش آنے پر وہ قلم سے توار کا کام لیتے ہیں، آہستہ خرام بلکہ خرام اور اسی غصہ سے، کبھی ہود کے پرے قلم بنا دیا گیا ہے۔ کبھی اس کی اگر ایک طرف ایک صاحب قلم اپنے قلم کا غلط طاقتور ہے Pen is Mightier than the sword تو اسے سر قلم کے جاتے ہیں، توار کا معرف لے کر دوزخ کی آگ خریدتا ہے تو دوسری طرف دوسرے صاحب قلم اپنے قلم کا صحیح استعمال کر کے بورڈ" کی اس نے ٹکل اختیار کر لی ہے۔ علامہ ابن حبنت الفروعیں کا وارث ہو سکتا ہے۔ ایک حدیث تنبیہ سے جب کاغذ اور قلم چین لیا گیا تھا اور ان کو میں آتا ہے کہ نوع انسان میں قابلِ رشک صرف اور دماغ پر پڑتا ہے۔ یہ صاحبان قلم اشخاص کے پس دیوار زندگی ادا دیا گیا تھا تو انہوں نے کوئی دو قلم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ لوگ جن کو اللہ نے خلاف لکھتے ہیں جن کی وہ ترجیحی کرتے ہیں، ان کو دیا تھا۔ کبھی شاعر خون دل میں بھی اپنی انگلیاں خلاف لکھتے ہیں جن کو کارخیر میں خرچ کرتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جن کو اللہ نے علم و حکمت سے نوازا ڈبو لیتا ہے بلکہ اس جمل سے کوئی ہر حلقہ زنجیر میں اپنی زبان رکھ دیتا ہے، جہاں پاشی موت کے ایوانوں میں ابدی نیند حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میں گم ہو جاتا ہے اسی قلم کتب خانوں میں زندہ رکھتا سب سے پہلے قلم کو بیدار کیا اور اسے لکھنے کا حکم دیا پھر کرنے کا ویلهہ بنا لانا چاہئے۔ قلم کی قسم کھانے کے بعد اللہ نے جس ذات کے اخلاق عالیہ کی گواہی دی ہے، قلم اگر منون تخلی کو الفاظ کی تخلی بانہوں میں سیٹ دیتا ہے تو وہ کاغذ کے مسامات میں بھروسہ حیث اول اور علم اشیاء کی جائیگی کی شرط اولین ہے، قلم کی جمیں میں شور کی لرزش ہمی ہے، اس کی معاشرہ میں نام لے کر کسی پر تقدیمیں کی۔ کسی برائی پر نکیر کرنی ہوتی تو آپ اس طرح تقریر میں کہتے کہ مخمر میں شاہوں کے تاج اور اقدار پسندوں کے سرین، قلم ایک طریقہ سوہنہ آباد کروے تو الفاظ کے کوچاٹ کر کے کہا ہے کہ آپ غلط عظیم کے منصب پر فائز ہیں۔ اس سے قلم اور اخلاق کے رشتہ کا بھی مختصر گواہی اگر قلم کی ہے تو اس کی سیاحتی صادق کی اندازہ ہوتا ہے، اور اس سے اس بات کا پیغام ملتا ہے کہ اگرچہ قلم آنہ تبلیغ و ترسیل ہے لیکن صاحب قلم نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جو ان کی تفعیل (زمہلی خال، بوز نامہ "سیاست" ۱۵ اگست ۲۰۰۷ء) میں عزت اور عظمت کا نشان رہا ہے۔ قلم ذریعہ اور قلم جس انسان کو مل جائے وہ اس زبان کے زخم خوردہ تھے پھر تج زبان سے دوسروں کو زخمی کرنے والے شخص کو جہنم میں جھوک دیا جائے انسان سے زیادہ باعزمت اور قیمت ہے جس کے پاس قاروں کا خزانہ ہوا رسم وزر کا ایمارہ، اور لوح قلم کے شرف اور اختیار کے لیے یہ کافی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھانی ہے۔ قرآن جو قلم کی بدولت اسے بخشنادی کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قلم کی دولت دعیت و عزت کا وہ میان ہے جس کی موجہ میں اس کی معاشرے کا اندازہ نہیں فارسی شاعر نے غزل کے شعر میں تلفظ قدم استعمال کیا تھا لیکن مولا ناطقی میاں نے صحابوں اور قلم اس میں نون کی (حضرت عبداللہ بن عباس نے اس کی

کے ہاتھ میں ایسا ہی ہے جیسے کسی شر بر بدقش لا کے کے ہاتھ میں پتوں۔ جس طرح سے ایسے ناجبار ٹکل کے ہاتھ سے پتوں چین لینا درست ہے دیے ہی دوسروں کی عزت سے کھینے والے اور سب کی پگڑیاں اچھائے والے شخص کے ہاتھ سے قلم چین لینا ہی انسانیت کی خدمت ہے۔ قلم کے غلط استعمال کے مہلک اخودی تاج کا اگر صاحب قلم ایک اچھے صاحب قلم کو ہمیشہ اپنے قلم کا پاس تھیر دوات سے کی ہے) اور قلم کے کوائد ازہ ہو جائے تو وہ صفحہ قرطاس پر سب سے اور اس کی آبرو کا احساس رہتا ہے اور وہ اپنے جنوریں وجود میں آتی ہیں ان کی قسم کھانی گئی ہے (نون والقلم والمسطر ون) اور قرآن کی پہلی وحی احسان کا نئماہ اس طرح کرتا ہے: "میرے پاس محتاج صرف ایک قلم ہے، قلم میں قلم کا تذکرہ اس طرح موجود ہے کہ اللہ نے قلم جو چوب خنز بھی ہے، گیسوئے عالم ایجاد کا شانہ بھی کو علم کی اشاعت کا ذریعہ بنایا ہے (علم بالقلم) ہے، جہاں پاشی موت کے ایوانوں میں بھروسہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کام لینا چاہئے نہ کہ اس انوں کو بے حرمت میں گم ہو جاتا ہے اسی قلم کتب خانوں میں زندہ رکھتا ہے، جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے۔ جمل کے اور وہ اپنے علم کی بدولت صحیح دھیلے کرتے ہیں اور وہ مجنوں سے جب قلم چین لیا گیا تھا جب وہ پھیلا دی پر صبر کرنا ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے اور وہ صحراء میں قلم سے محروم تھا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ رہت کے نیلے پر بیٹھا ہوا عالمِ محیت میں ریگِ زار اور قلم سے بھی دیا جاتا ہے۔ اور قلم کے ذریعہ جو دوسرے اور قلم کے ذریعہ جو درس زبان سے بھی دیا جاتا ہے یہ کہہ کر قلم ہاتھ میں لیتے ہیں کہ اس سے بھی دیا جاتا ہے اور صدیوں تک ضبط کروں میں کب تک آہ پر ہر طرف لعلی کام لکھ رہا ہے۔ لوگوں نے جب چل رے خاصہ بسم اللہ اس سے استفار کی تو اس نے یوں جواب دیا۔ قلم سے قوموں کی ترقی ہوتی ہے، جہالت گفت مشت نام لعلی ی کنم لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ امام غزالی، ابن تنبیہ، جلال الدین روزی، شاہ ولی اللہ دہلوی کی کے اندر ہرے چھت جاتے ہیں، علم کا نور پھیل جاتا خاطر خود را تسلی ی دہم کتابیں آج بھی پڑھی جاتی ہیں اور کئی صدیاں ہے۔ قلم کی قسم قرآن کریم میں یوں ہی تینیں کھانی گئیں تکم کی بھی ایک گوہر بار ہوتا ہے اور کبھی تج جو ہر گز رنے کے بعد بھی ان کا فیض قلم کی بدولت جاری ہے۔ قلم کا پیش اخیار کرنا ناموس قلم کا لحاظ رکھنا ہر دوسری اور ساری ہے۔ قلم ایک امانت ہے اور قلم چلانے میں عزت اور عظمت کا نشان رہا ہے۔ قلم ذریعہ حق کا پاساں ہوتا ہے کبھی ادب عالیہ کی تحقیق کا وسیلہ دالے ہاتھ کو اقدار عالیہ کا اور ضمیر کا پابند ہوتا ہے اور اس کا صحیح صرف ہوتا ہے ذریعہ ہوتا ہے، اس کے بہت سارے کام ہیں۔ شور قلم کا شیری کے چد اشعار پیش ہیں۔ صفحہ کا غذ پر جب موئی نہاتا ہے قلم کرنا چاہئے اور حاکم ظالم کو بھی صاف کہد بیان چاہئے مال دوسرے اور دنیوی عزت بھی حاصل ہوتی ہے اسی ندرت انکار کے جو ہر دکھاتا ہے قلم کے قلم ایک امانت ہے، اسے طاقت سے توڑا لیے فارسی شاعر نے کہا ہے کہ قلم کا کیا کہتا ہے کہ میں تو جاسکتا ہے مودا نہیں جاسکتا ہے۔ شاہ جہاں ہوں اور صاحب قلم کو دوسرت سے مالا مال جو لوگ اپنے قلم کا صحیح استعمال کرتے ہیں وہ کرد جاہوں۔

(باقہ صفحہ ۲۵۴ پر)



دختر کشی جدید دور میں

محمد شمسا دندوی

وقت پنجاب میں ۱۰۰۰ امردوں کے مقابلہ میں ادارہ خاندانی ہبود کا ایک ذمہ دار کہتا ہے کہ مردم شاری گذشتہ دس سالوں میں بھی تباہ میں زبردست نے اس حقیقت کو واضح کر کے رکھ دیا ہے کہ ۲۰۰۰ میں ۸۸۸ گورنمنٹ حسیں ۱۹۹۶ء کی مردم شاری کے مطابق لوگوں کے مطابق پنجاب کے مختلف علاقوں میں بہت فرق نوغر کے بھی تباہ میں زبردست کی آئی ہے وہ تباہ میں ۱۰۰۰ امردوں کے مقابلہ میں ۸۸۸ گورنمنٹ حسیں ۱۹۹۵ سے گفت کر ۸۲۵ پاگیا ہے، ایک دوسری حسم کی بھی تجدیلی ہوئی ہے، وہ یہ کس ۱۹۹۶ء کی مردم شاری کے مطابق ۲۱ اڑالوں میں ایسے تھے جنہوں نے ہر ۱۰۰۰ امرد کے لئے ۷۹۹ گورنمنٹ ہونے کا ثابت رجحان دکھائے لیکن اب ایسے علاقوں کی تعداد کثیر کر صرف آئندہ بھی ہے۔ ۱۹۹۵ء کے نصف میں جملنا ڈو کے مدحورائی ضلع میں لوگوں کے مارڈائیں کامل میڈیا میں سمجھی ہوئی کہ تباہ ہوا۔ اسی دوران راجستان میں منتظر خوار بیضی (Organized Female Infanticide) کے خلاف کمیں مل نے بھی رشی قائم کی پورا ملک تحریت زدہ ہو گیا جب ایک راجستانی ایم ایل اے (MLA) کو اپنی چار لوگوں کو مارڈائیں کا قصہوار ضرب ہوا گیا، راجستان کے بھائی مرادی میں چالیس سے زیادہ سالوں کے بعد پارٹ کی آمدی ڈیا کے لیے دچپ برجی۔ جب لوگوں میں تباہات کی توبارات کی آمد کیوں ہو۔

☆☆☆☆☆

راست سے ہٹا کر الحاد و مادیت کا پچاری ہنادیتے ہیں، اس طرح روز تو جوان تسل ان سے کمل طور پر مناثر ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی اکثریت اشتریت کو اپنی ضرورت کے لیے یا اسلام کے خلاف و متصدی میں استعمال کرنے کے بجائے اپنے حقیقی اوقات کو بھی سکین یا دیگر نفویات میں برداشت کرتے ہیں۔ اگر انہی اوقات کو چاٹ روس کے ذریعہ دعوت سائنس (یا ہو، ایم ایس این، آر کیوٹ، ریلف، جی میل وغیرہ) میں وہ چاٹ روس میں کامیابی حاصل کر چکی ہے، روزنامت نے جربوں (chat rooms) کے ذریعہ ایک راخ العقیدہ مسلمان کو مہرزاں کرنے کی نصیف کوشش کرتے ہیں بلکہ ان سادہ فطرت جو باتوں کو پانے کی کوشش کرتے ہیں، اور خسن مسلمانوں کو کچھ تصادیر و پکڑ وغیرہ کے ذریعہ راؤ

بچوں کے قتل کرنے والے ہائیکلوں میں صرف ایک

ہائیکل (قتل کرنے والی نیکندری) کی مالیت کا تخمینہ پانچ

بلین (چیس کھرب) لگایا جاتا ہے۔ ہزاروں ڈاکٹر اس سے داہت ہیں۔ ماں کے رحم میں بچے کی جنس معلوم

کرنے والی مشین Ultrasound Machines

کی قیمت پانچ تا دس لاکھ کے درمیان

ہوتی ہے، اس میں کے ذریعہ قتل کرنے والی نیکندری کے

زماد جائیت نے رنگ و رون اور جدید اسقاط حمل کے نیے تو غیبات واشتہارات

لیکن دوسری جانب استھان میں لیکن سے بخات احتیار کر جیجی ہے، زماد جائیت میں لیکن سے بخات

بانے کے سلسلہ دبے رجحان طریقے ضرورت میں ایسے شفرو پیہے سازی

کی مشین ہیں، صاحبِ ثروت یہ خواہش کرتے ہیں کہ

Pre-Natal Diagnostic Centres سے متعلق ڈاکٹرنی

استھان 3000 سے 30,000 تک چارچ لیتے

کثرت سے قوچ پنیر ہو رہے ہیں ان اشتہارات میں سے

زماد جائیت کی سلسلی دبے رجحان طریقے ضرورت میں لگتی "شیئ نمونہ از خروارے" کے مصدق ایک اشتہار پیش شاخت (Sex-Determination) ایک سینٹر

پر کیا جاتا ہے اور اسکے ذریعہ کر کے مستقبل میں بچاں

ہے، افسوس تو اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب تمہارے پاسے

ہزار روپے بچائیے۔ یعنی اگر پیٹ میں بڑی ہے تو اس کا

ہندوستان اور اس کے اہم شہروں میں لوگوں کی تعداد

بچتی کی طرف مائل ہے۔

1996ء میں پورے ملک میں ایک ہزار لوگوں کے

والدین کو موٹی رقم دے کر اپنے کھانا لانے پر

محروم ہیں۔ اس معاملہ میں دہلی بھی زیادہ بیچھے نہیں ہیں،

میں ایک ہزار لوگوں کے مقابلے ۹۲۵ ہزار کیاں رہ گئی ہیں،

اتفاق سے کوئی ان کو تخفیٰ بخش جوابات دینے والا

انفرمیٹ کے ذریعہ دعوت اسلام کا کام بہت

دیکھ پائیہ پر کیا جا سکتا ہے، کروڑوں کی تعداد میں

دنیا بھر میں اس کے صارفین موجود ہیں، اور لاکھوں

کروڑوں کے باوجود وہ اسلام کی آنحضرت میں پناہ لے

کر سکون کی سائنس لیتا ہے۔

لیکن ہماری بیداری سے بہت پہلے سے

دماغ اپنے بودے و نامعقول مذاہب سے متغیر ہو کر

حق کی علاش میں سرگردان ہیں، اور مشہور مشہور عیسائی مشری عیسائیت کی دعوت کے لیے اس کا

استعمال کر رہی ہے، اور وہ ایک حد تک اپنے مقصد

معلوم ہوئی کہ یہ تاب طبیعی کم ہو کر ایک ہزار مرد کے

مقابلہ میں ۹۲۹ گورنمنٹ رہ گئی ہیں۔ جب پورے ملک

1000 امردوں کے مقابلہ میں ۹۲۹ گورنمنٹ تھیں تو اس

بخارت کے گوشے گوشے میں قتل از ولادت

شہر ماہ میں فضا (Famine 1st April 1995) میں ایک تخفیٰ رپورٹ شائع ہوئی تھی، اس

استعمال پر پابندی موجودہ دوسری گرانی وغیرہ میں جدید

رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ہر سال ایک

بچیک سے دوران حمل، بڑی کی شاخت کر کے استھان

دیکھ سے دوران حمل، بڑی کی شاخت کر کے استھان

حمل جنم کی شاخت کے لیے ہزاروں کی مزید کہا گیا ہے کہ ہزار

بچیک کے استھان پر پابندی عائد ہے ان کی خلاف

دوڑی کرنے والوں کے لیے سزا کا انتہام بھی

کیا گیا ہے (اس قانون کا ہم ہے:

The Pre-natal Diagnostic Techniques (Regulation and Prevention of Misuse act 1994)

ایک ہاسپیت کا مالی تخمینہ اور اس

سے حاصل کنیتوں منافع

بخارت کے گوشے گوشے میں قتل از ولادت

تمیر جات۔ ۲۵ نومبر ۱۹۹۷ء

قبول کرتا چلا جاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں وہ اس بدلتی ہوئی زندگی اور تغیر پذیر اور ترقی یافتہ زمانہ کا نام جائے، عربی زبان اپنی بین الاقوامی حیثیت ختم فحصیت و دعوت کو اس ماحول کا قدرتی رد عمل یا اس کا لے کر خدا کے آخری اور ابدی دین اور قانون پر عمل کر دے اور عرب اس پورے دینی سرمایہ اور روح نظری نتیجہ سمجھنے لگتا ہے، اور اس کی عظمت و تقدیس کرنے کو روایت پرستی، رجعت پسندی اور قدامت سے محروم ہو کر الحاد واردہ اور اختلاف و امتحار کے اور کسی غیر انسانی سرچشمہ سے اس کے اتصال و تعلق و دقیانویسی کا مراد فقرار دیا، دوسری طرف اس نذر ہو جائیں۔

کا منکر بن جاتا ہے، اکثر مستشرقین اپنی تحریروں کے بالکل برعکس انہوں نے ان قدیم ترین تہذیبوں میں ”زہر“ کی ایک مناسب مقدار رکھتے ہیں، اور اس کا اہتمام کرتے ہیں کہ وہ تناسب سے بڑھنے نہ پائے اور پڑھنے والے کو تغیر اور بدگمان نہ کر دے، ان کی تحریریں زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں، اور ایک متوسط آدمی کا ان کی زد سے بچ کر لکل جانا مشکل ہے۔

قرآن، سیرت نبوی، فقہ و کلام، صحابہ کرام، اور جاہلیت قدیمہ کو زندہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں سے محروم دنا آشنا ہو جائے اور وہ پورا علمی تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین و فقہاء مشائخ و صوفیہ، ہو سکتا، چنانچہ انہی کی تحریوں کے اثر اور انہی کے ذخیرہ (جو اپنی وسعت اور علمی قیمت میں بے نظیر رواۃ حدیث، فن جرح و تعدیل، اسماء الرحال، شاگردان رشید کے ذریعہ مصر میں ”فرعونی“، عراق ہے) بے معنی اور برکار ہو کر رہ جائے۔

حدیث کی صحیت، تدوین حدیث، فقہ اسلامی کے میں "آشوری"، شامی افریقیہ میں "بربری"، فلسطین ان تجاویز اور مشوروں سے مستشرقین کے حقیقہ مآخذ، فقہ اسلامی کا ارتقاء، ان میں سے ہر موضوع ولبان کے ساحل پر "فیتنگی" تہذیب و زبان کے مقاصد و خیالات، ان کی دور بینی اور ان کی اسلام

کے متعلق مستشرقین کی کتابوں اور تحقیقات میں اتنا نہ لکھی موداد پایا جاتا ہے جو ایک ایسے ذہن و حاس داعی پیدا ہو گئے، انہی مستشرقین اور ان کے تصنیفات اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلاتی ہیں، شاگردوں نے شد و مدد کے ساتھ یہ کہنا شروع کیا کہ اسلامیات کے سرچشمتوں (بشمل حدیث و فقہ) کو مشکوک قرار دیتی ہیں، مسلم معاشرہ میں سخت ڈھنی احیاء کی تحریکیں شروع ہوئیں، اور ان کے مستقل دشمنی کا پورا اندازہ ہو سکا ہے، ان میں سے اکثر کی آدمی کو جو اس موضوع پر وسیع اور گہری نظر نہ رکھتا ہو، قرآنی عربی زبان "فصحی" اس زمانہ کی ضرورت پورے اسلام سے منحرف نہ دینے کے لیے کافی ہے۔

ان مستشرقین نے ایک طرف اسلام کے دینی کوپورا نہیں کر سکتی، اس کے بجائے عامی انتشار اور تسلیک و ارتیاب پیدا کرتی ہیں، اسلام کے

فکار و اقدار کی حقیر کا کام کیا اور سچی مغرب کے افکار (Colloquial) اور متعالی زبانوں نور دا ج دینا حاضرین و شارحین (محمد میں و شعرا) لی عیت دا قدر کی عظمت ثابت کی اور اسلامی تعلیمات چاہئے او انگی کو اخبارات اور کتابوں کی زبان بنانا ذہانت کی طرف سے متکہ بناتی ہیں، فاصلہ صلح امداد کے لئے تحریر کر کے غلط، مختصر، خنثی، خاکہ، قرآن

اصول لی اسکی نشریہ پیش کی کہ اس سے اسلامی چاہے، یہ بات اپنے ہو بصورتی سے حبیوں، سکھوں، میز خلط ہمیوں، زبان دو اعداد سے قدار کی کمزوری ٹھاکر ایک تعلیم باز مسئلہ ہے۔

رابطہ اسلام سے کمزور پڑ جائے اور وہ اسلام کے اور صاحب قلم لوگوں نے اس تحریک کی حمایت شروع بکھرنا میں ملتی ہیں، لیکن ان کی اکثریت

کارے میں متشکل ہو جائے، کم از کم یہ سمجھنے پر مجبور کردی، جس کا نتیجہ اس کے سوا اور پچھے بھیں ہو سکتا تھا۔ لفظیات مغربی و مشرقی دنیا میں مقبول ہیں، یعنی بعض

نہیں کرتا اور اس زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں پر آنے والے اسلام موجودہ زندگی کے ساتھ ساز قرآن مجید اور اسلامی ادب سے عرب قوموں کا رشہ کے استنباط اور جیش کرنے کے

کچ جائے اور وہ ان کے لیے ایک اجنبی زبان بن علمی (ساٹھک) طریقہ سے مرغوب و مکور ہے۔

تیریات - ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء

استشراق

مخدوش شق ندوی

مخدوش

مُسْتَشْرِقِينَ كَيْ اثْرَاتٍ
تَعْلِيماتٍ مِنْ پُوشیدهٔ جو حَدِيَّثُ شَرِيفٍ كَيْ فَلَلٌ
اس میں دورائے نہیں کہ مُسْتَشْرِقِينَ کی بخشش میں موجود ہیں، لہذا سچے سمجھنے منصوبہ کے تحت
علیٰ تحقیقات و خدمات بڑی وقوع اور مستحسن ہیں، مغربی اہل علم و قلم نے مسلمانوں کے دینی، روحانی
انہوں نے ایک طرف مردہ اقوام کی گم شدہ تاریخ اور ان پر اخلاقی سرچشمتوں کو کمزور کرنے اور ان پر
کے ایک ایک ورق کو اپنی سعی و یہم اور عرق ریزی سے
ایک جگہ جمع کیا اور اس کو قابل مطالعہ بنایا، دوسرا
طرف زندہ اقوام کے علوم و فنون کو جو مختلف طبقات
اور دستاویزات کی صورت میں دنیا کی مختلف
لابیزیوں اور اہل علم کے ذاتی ذخیروں میں محفوظ
کیا اور پھر مغربی سامراجی مقاصد کی خاطر اسلامی
مظہب برآری ہوتی ہو (خواہ وہ صحبت واستناد کے
اعتبار سے کتنا ہی مجرد حکم و مذکوٰہ اور بے قیمت
کا سامان بھی ہے) اس کو بڑے آپ و تاب سے پیش کرتے ہیں،
میں (یعنی اسلام کی تاریک تصوریہ پیش کرنے
میں) اس سبک وستی، ہنرمندی اور صبر و سکون سے
کام لیتے ہیں، جس کی نظریہ ملنی مشکل ہے، وہ پہلے
ایک مقصد تجویز کرتے ہیں، اور ایک بات طے
کر لیتے ہیں کہ اس کو ثابت کرنا ہے، پھر اس مقصد
کے لیے ہر طرح کے رطب دیا جس، مذہب و تاریخ،
ادب، افسانہ، شاعری، مستند و غیر مستند ذخیرہ سے مواد
فرابھم کرتے ہیں، اور جس سے ذرا بھی ان کی
مطلب برآری ہوتی ہو (خواہ وہ صحبت واستناد کے
اعتبار سے کتنا ہی مجرد حکم و مذکوٰہ اور بے قیمت
کا سامان بھی ہے) اس کو بڑے آپ و تاب سے پیش کرتے ہیں،

لیکن اسلامی علوم خصوصاً سیرت رسول اکرم و حدیث اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر اپنی سمعت، تاریخ اسلام، فقہ اسلامی اور تفسیر قرآن افراپردازی، طعن و تفسیع اور تنقید کا نشانہ بنایا، مغرب وحدیث نبوی سے متعلق مسلمانوں کے پرانے علمی تیار کر لیتے ہیں، جس کا اجتماعی وجود صرف ان کے ذہن میں ہوتا ہے، وہ اکثر ایک برائی بیان کرتے ہیں اور اس کو دماغوں میں بٹھانے کے لیے بڑی فیاضی کے ساتھ اپنے مددوح کی دس خوبیاں بیان کرتے ہیں، تاکہ پڑھنے والے کا ذہن ان کے انصاف، وسعتِ تکب اور بے تعصی سے مرعوب ہو کر اس ایک برائی کو (جو تمام خوبیوں پر پانی پھیردتی ہے) قبول کر لے، وہ کسی شخصیت یادِ عروت کے ماحول، تاریخی پس منظر، قدرتی و طبعی عوامل و محرکات کا نقشہ ایسی خوبصورتی اور عالمانہ اندازے کی ساختے ہیں (خواہ وہ محض خیالی ہو) کہ ذہن اس کو

کے مستشرقین نے اپنی زہرآلود تحریروں کے ذریعہ عالم اسلام کے حکمران طبقہ کے دماغوں میں اسلام و طبائعت کے میدان میں مستشرقین نے جو جدوجہد کی ہے اس کا اصلی و حقیقی سبب دھرک بعض و عناد اور نفرت و عداوت تھا جو وہ اسلام کے خلاف رکھتے تھے، مغرب صلیبی جنگوں کی تاکامی سے اچھی طرح علیہ وسلم اور اسلامی مآخذ Sources کے بارے میں ملکوں و شہزادیوں کی تمدنی و تہذیبی برتری اور سیاسی عظمت و شوکت کا راز ان کی دینی آسمانی مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ مغربی مستشرقین کے فکر و فلسفہ کے اثرات پر دشمنی ڈالنے کی پاک سیرت اور جامع وہمہ گیر اور آفاقی ہوئے لکھتے ہیں:-

سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت

[زوال کی راہ پر]

سلمان نجم ندوی

"رہاشٹر ایک روں جس کا نظام بظاہر موجودہ مغربی قوموں سے جدا معلوم ہوتا ہے تو وہ محض جانلی مغربی تہذیب کا ایسا پھل ہے جو پک گیا ہے، اس میں اور دوسرے مغربی ملکوں میں صرف اتحاد فرقہ ہے کہ اس نے مدافعت اور فرب کا نقاب اپنے پھرہ سے بنا دیا ہے اور جس فلسفہ اور اخلاق و اجتماعی نظریات کو مغربی قوموں کے مفکر، مصنف، فلسفی اور ادیب اور سیاسی صدیوں سے لکھا ہے ہیں اور وہ تو میں ان کو دل سے مان رہی ہیں، اس فلسفہ اور ان اصول و نظریات کو روں نے ایک مرجب جوائے کر کے اپنے ملک میں تافذ کروایا ہے اور عملہ اس کو کر کے دکھایا ہے، اشٹرا کی رہنمائی رفاقت پر قائم نہ تھے جس رفتار سے یورپ کی قومیں خالہ، لادھیت، لباخت، لباخت (ہر قسم کی آزادی) اور بھجات مادیت کی طرف بڑھ رہی تھیں انہوں نے تجزیہ کر دید، وحدۃ الوجود" سے تبیر کیا ہے، پر جامع تبیرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"مادی نقطہ نظر اور مادی طریقہ ٹکر یورپ میں استغراق و فنا کے ایسے درج کو ہم بوجھ گیا ہے کہ مغربی اشخاص اور اہل فکر مساوا کو بالکل بھول گئے، فلسفہ تکمیل و تنظیم کرنا چاہتی تھی، پہلی جماعت کے مدافعت اشٹرا کیت کا امام کارل مارکس (KARL MARKS) درست ثابت ہوا، مولا نا کچھ عرصہ بعد نہ کوہہ بالا اقتas کے بخے لکھتے ہیں: "خدا کا شکر اور اس کی اور فنا کی، بہترین مثال ہے، اس کے نزدیک پوری طرف فلسفہ کی مذہبی جهاد، کی دینی اصلاح، کی روحانی انسانی تاریخ (سوائے اس زمانہ کے جب زندگی عالم چند سال بعد قیاس واقع اور اندازوں کے بالکل برخلاف روں میں انقلاب ہو گیا اور دہان کی مسلمان آبادی کو بڑی حد تک مذہبی آزادی اور فتنی نسل کی تعلیم وحدۃ الوجود۔ (۲۳۹)

روں کا اشٹرا کی نظامِ معیشت میں اس وقت بڑی و تربیت، حج و زیارت اور اسلامی ہمارا کے سفروں کی دو دین، اخلاق، روح، قلب حتیٰ کہ عقل کو کوئی وزن نہیں دیتا اور اس کے نزدیک ان میں سے کسی کو بھی انسان کی بھی خلکل تھی....." (۳۶۰)

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اشٹرا کی روں کے عظیم جگیں، بغاوتوں و انقلاباتِ محض ایک انتقام وقت نوٹ کر گرستا تھا یا ہوا کامیابی جھونکا اس کو، ۵۔ اسی اور خالی بیٹھ ایک بڑے اور بھرے ہوئے سے زمین پر خشکتا تھا، مولا نا قطراز ہیں:

(اسلامیت اور مغربیت کی کلکش، ص: ۲۵۹-۲۶۶) آئے، متعدد اسلامی آنف اور تاریخی مستاویزات ان کی جبوتو حلاش، محنت و بہت اور بحث و حقیقت سے اسی وجہ سے اہل مغرب ان کی تصنیفات سے بے پرواہی بر تھے ہیں۔

"العالم الاسلامی" جو مستشرقین کا ترجمان ہے، کیبلے شمارہ میں "The Muslim World" رسالہ میں مرجب شائع ہوئیں اور مشرق کے اہل علم ان سے پرواہی بر تھے ہیں۔ ۲۔ جرمن مستشرقہ سرزریگریہ ہونکہ: الفاظ روشن اس ہوئے، مستشرقین میں بعض متعصب اور اسلام دشمن ہیں اور بعض انصاف پسند، جو درج پسندیدی ہیں، اپنی مشہور کتاب "مغرب پر اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے" میں مغربی تہذیب و تمدن اس میگرین کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے تخلیق ذیل ہیں:

- ۱۔ ہارڈرین روٹالڈ (م ۱۷۱۸ء) - ہارڈرین روٹالڈ اسلامی عقائد و مسلمانوں کی غلط شیوه بیٹھ کرنا، مسلمانوں کی فتنی سے وہنوں میں ٹکوک و شہابات پیدا کرنا، اسلامی عقائد و مسلمانوں کی غلط شیوه بیٹھ کرنا، مسلمانوں کی فتنی نے وہنوں سے تغیر و بیزار کرنا، قرآن

و حدیث پر مسلمانوں کے اختداد کو کمزور کرنا اور عیسائیت کی دعوت دینا ہے۔

2۔ عرب انگلی میں in Moors in Spain

3۔ سلوفردی ساس (۱۷۳۷ء-۱۷۴۱ء) - یومن ریکارڈز، قرآن

یومن ریکارڈز میں اللہ مشرقی کے استاد ہے، ۵۔ کے Poole: اگریزی مورخ ہے، ان کی مشہور ترین کتاب ایڈن دیں (۱) صلاح الدین ابوالی Saladin دیں پر مشتمل کتاب لکھی، لیکن کلیسا نے یورپ میں اس کتاب پر پابندی لگادی۔

4۔ اسٹانلی لین پول Stanly Lane: اسٹانلی لین پول کے اسے تغیر و بیزار کرنا، قرآن میں "دینِ محمدی" کے نام سے لاطینی زبان میں کرنا اور عیسائیت کی دعوت دینا ہے۔

5۔ اسٹانلی لین پول کے اسے تغیر و بیزار کرنا، قرآن میں "الاصابہ" پر اگریزی میں بیش قیمت مقدمہ تحریر کی داغ بدل ڈالی اور اس کی کوششوں سے کوشش کی جاتی تھی اس کے مشہور لکھنے اسلامیات کا مطالعہ شروع ہوا۔

6۔ ایڈوارڈ ولیم Edward William: اس کے اسے تغیر و بیزار کرنا، ماذد و تالڈ، آرثر جیفری، مارکو یوچہ اور جو ڈبل جیسے خطرناک مشرقین تھے۔

7۔ سلوفردی Silvestre de Sacy: اس نے مطالعات اسلامی کے بجائے ادب اور خوبصورتی کی جیسیں میں عربک ریسرچ سینٹر قائم کیا، مصری فاضل رفاعة طہاوی نے سلومنر سے کتب فیض کیا۔

8۔ نویں آرٹلڈ: (۱۹۳۰ء-۱۸۲۳ء) T.W. Arnold: اگریز ہیں، ان کی مشہور تصنیف ایثاری ہمہ، نویس کارلائل، بریجی جینو، ڈاکٹر جرینیہ، گوکھ (۱۸۲۹ء-۱۸۳۲ء) Goethe، آئینی دینیہ، دماغ سوزی اور جانشی سے کام لیتے ہیں، جس کی "Islam" ہے جو اردو، عربی اور ترکی میں زبانوں لارنائیں، "ڈیوران" "جاک رسیل" ہو برٹ اس میں ترجیح ہو چکی ہے۔

9۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

10۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

11۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

12۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

13۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

14۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

15۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

16۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

17۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

18۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

19۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

20۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

21۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

22۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

23۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

24۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

25۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

26۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

27۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

28۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

29۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

30۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

31۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

32۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

33۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

34۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

35۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

36۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

37۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

38۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

39۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

40۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

41۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

42۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

43۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

44۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

45۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

46۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

47۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

48۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

49۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

50۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

51۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

52۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

53۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

54۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

55۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

56۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

57۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

58۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

59۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

60۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

61۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

62۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

63۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

64۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

65۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

66۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

67۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

68۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

69۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

70۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

71۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

72۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

73۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

74۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

75۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

76۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

77۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

78۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

79۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

80۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

81۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

82۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

83۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

84۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

85۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

86۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

87۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

88۔ گوستاف لویون: باری، فلسفی مشرقی میں جاک بیرک، جارج ولیس، اور "ہنزی" ہیں۔

89۔ گوستاف لو

میکوں نے گروی رکھی ہوئی تجذبہ دل اور خاتم کی رقم

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ میکوں، کپنیوں اور مالی اداروں کے فلاں کچھ منہدم ہو جاتا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ میکوں، کپنیوں اور مالی اداروں کے فلاں کچھ منہدم ہو جاتا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

☆ دریمان کے مالی اداروں کا غلط روایتی بھی سے کاروبار شروع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان

میکوں میں بحث ہونے والے سرماں پر برداشت پڑا ہے۔

(جاری)

جو عاصبوں کو تصدیدوں سے سرفراز کرے

مرا قلم تو مانست ہے میرے لوگوں کی

مرا قلم تو دعالت مرے ضمیر کی ہے

اسی لیے تو جو کھا تپاک جاں سے کھا

جمیٰ تو لوچ کماں کا زبان تیر کی ہے

میں کٹ گروں کے سلامت ہوں یقین ہے مجھے

کہ یہ صارتم کوئی تو گرانے گا

تمام عمر کی ایذا تصبوں کی حم

مرے قلم کا سفر رائیگان نہ جائے گا

☆☆☆☆☆

(باقی صفحے اکا)

یادگاروں کا محافظہ تذکروں کا پاسبان

اور انسانیت کے قافیں کی روشنی میں اپنا سفر کرتے

ہیں۔ اس لیے قلم کا فائدہ زیادہ عام اور اس کا فیضِ مدام

ہے اسی لیے تحریر کا تقریر پر فضیلتِ حاصل ہے کیونکہ

تحریر کی تعمیر گردشِ شام و بھر کی زنجیر سے آزاد رہتی

ہے اسی لیے صاحبِ قلم کو اپنی قوت پر غور ہوتا ہے

اور اسی لیے احمد فراز حاکم وقت کو خطاب کر کے اسے

عقلمند قلم کا احساس دلاتے ہیں۔

اسے ہے سلطنتِ شمشیر پر گھنڈ بہت

نہیں ہے شکوہِ قلم کا اسے اندازہ

قلم کے ذریعہ جو علم کی روشنی پھیلائی جاتی ہے

کاسہ نہیں قلم میرا کسی سبک سر کا

بھرت سے دیکھا، اشتراکت کی جگہ سرمایہ داری نے بلکہ اس کے آثار نمایاں ہو چکے ہیں، جس کی ابتدا

لی، دھوئی کیا ہی کہ یہ اشتراکت کا نام البدل ہے، لیکن اس کا اشتراک اور کپنیوں کو دعے جانے والے قرضوں

یہ پہلی بھی اب پک چکا ہے، اور ان پر اشتراکت کا بار بڑھ جاتا ہے، ان پرے پڑتا ہے، اور ان پر اشتراکت کا بار بڑھ جاتا ہے، اس کا چہرہ انتہائی بد

صورت اور مزہ حلل سے بھی زیادہ تھے۔

آج سے تھیک آٹھ سال پہلے (۱۹۲۰ء)

ماہرین نے امریکا کے موجودہ معاشی بحران کے بعد بیش محرم نے دوست گردی کے خلاف عالمی

بیکاری سے جائزہ لیا ہے، اور اصل اسے طرف یا بیدار کے لئے، بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ

اقتصادی ترقی اور بیدار کے ذریعہ دوسائل صحیح فائدہ ہاتھی تھی کہ اس بھج کو ختم کرنے سے پہلے محرم کو

آئی اور بھج کا اعلان کرنا پڑیا، لیکن اب بیش محرم

بیکاری سرمایہ دارانہ نظام کی عمارت جن غلط

بیکاریوں پر کھڑی ہے اگر اس کا فوری تدارک نہیں کیا

لے افلاس کے خلاف تکمیل کا اعلان کیا ہے، اس بھج کے جامدین بھی بیش محرم کے ہو گئے، اس بھج

کے جامدین کی ایجاد کے سبب بھیکے، ان کی اس

کے قیصی بھی ان کی رعایا ہو گی اور میدان بھی انہی کی

سرزین، اس بھج کا محکم یہ ہے کہ امریکا کا اقتصادی

پلان دیوالی ہو چکا ہے، بیکاری پر خاک آرہتی ہے۔

ماہرین معاشیات نے اس سے پہلے اشتراکی

جهوت، خود غرضانہ افولیں، دھوکہ و فریب، ذخیرہ

اس کی بیکاری اور وہی خیالات، یہ وہ جاہ کن عناصر ہیں جو

سرمایہ داروں کو طالم بنادیتی ہیں، مالدار اور قرض دینے

والے قدراء، ماسکین اور قرضداروں پر ظلم ڈھانے

کے برخلاف سودی نظام تماز سرمایہ کو چند ہاتھوں میں

کیا جاسکتا ہے۔

☆ معافی اخلاقیات کا بازار، جیسے احتصال،

جھوٹ، خود غرضانہ افولیں، دھوکہ و فریب، ذخیرہ

اس کی بیکاری اور وہی خیالات، یہ وہ جاہ کن عناصر ہیں جو

سرمایہ داروں سے مصادم تھی، وہ چیزوں کوئی

والقہر ایسا نہیں کیا جاتا ہے اور زندگی

بازار میں اضافہ کر دیا جاتا ہے کہ ایک طرف قرضدار اپنے

بھی نظام ایسی اور اخلاق و اقدار کے خلاف ایک

بنادوت ہے، ماہرین کی نائے یہ ہے کہ امریکی نظام

معیشت کی بیکاری ختم و اندوزی اور رشتہ ستانی پر ہے،

یہ انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے، کیونکہ یہ

نظام بال کی عبادت اور سرمایہ داروں کی حکومت اور

قرضداروں کی مظلومیت پر بڑھ ہوتا ہے، قرضدار قرض

دینے والوں کے ہاتھوں کھلدا ہیں جاتے ہیں، ان کی

آزادی سلب ہو جاتی ہے، اور ان کا گھر بارٹ جاتا

ہے، جس سے خدا کی پوجا ہوئی ہے اور وہے مال،

نہیں ہوتا ہے، یہ بالکل جوئے کی طرح ہوتا

ہے، سرمایہ بیکاری کا سامان سے آج جو جج

رہا ہے، اس نے اس نظام کی موت و صرف بھی ہے

جاتا ہے، پھر جب تجھ بخلاف ظاہر ہوتا ہے تو سب

جو عاصبوں کو تصدیدوں سے سرفراز کرے

مرا قلم تو مانست ہے میرے لوگوں کی

مرا قلم تو دعالت مرے ضمیر کی ہے

اسی لیے تو جو کھا تپاک جاں سے کھا

جمیٰ تو لوچ کماں کا زبان تیر کی ہے

میں کٹ گروں کے سلامت ہوں یقین ہے مجھے

کہ یہ صارتم کوئی تو گرانے گا

تمام عمر کی ایذا تصبوں کی حم

مرے قلم کا سفر رائیگان نہ جائے گا

۱۵

انٹرنیٹ دعوت اسلام کا بہترین ذریعہ

عبد العظیم معلم

خلاف اُسے کام میں لانے کا موقع دیتے ہیں، اور جب زمانہ کی نہوکر سے ختم جاتے ہیں تو وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ انٹرنیٹ پر دنیا کے سب سے بڑے سرچ انجن کو نکل میں اسلام کے نام سے ویب سائٹ ملاش کریں تو صیساں کوں کے تیار کردہ ایسے ویب سائٹ ملتے

دوپر کا دفت تھا، عموماً لوگ کھانے سے فارغ ہو کر قبول کرتے ہیں، اور اپر سے گری کا زمانہ بھی اختیار کر چکا ہے، بنا لئے وانا ایلہ راجعون۔ مجھے جسمیں باہر نکلتا نہایت دشوار ہوتا ہے، ایسے میں میں یہ بات سن کر جتنا دکھ ہوا، اس سے زیادہ افسوس اس طریقے سے قارئین پر سلوپوں کا کام کرتا ہے، جسکو پڑھ کر اسلام کی طرف مائل تشنہ ہن ائے غلط اپنے معنوں کے مطابق غیر دری مشنویات میں بات سے ہونے لگا کہ یہ سملانوں کی غفلت کا معروف تھا، جب کچھ تھکان جسمیں ہوئی تو ہمیں اس تجھے پر پہنچا کر انٹرنیٹ (internet) کے مفید و الجھن دور کرنے کے لیے کچھ دری اپنی مصروفیات کو مصراحتات اور دعوت اسلام کے لیے اس کے روک لیا، پھر سوچا کہ اپنی ای میل چیک کروں، اسی اسماں پر خامہ فرسائی کر کے اس سے نا آشنا لوگوں ارادہ سے جب میں نے یا ہو پر اپنی ای ڈی fitna (فتنہ) بھی اسکے اسی ملن کا ایک جز ہے، (I.D) لاگ ان (log in) کی وجہ نام کے ایک شخص نے مجھے اوات (INVITE) کیا، اور ایک سویں صدی میں انٹرنیٹ کسی کے لیے محتاج گردی (terrorism) اور جنسی تعارف نہیں رہا، امیر ہی نہیں غریب بھی اس سے امکان بھر استفادہ کر رہے ہیں، ترقی یافتہ مالک چاۓ، چونکہ میری آئی ڈی پرنس اسلام کے سے دور نہ ہب کاغذ کی پیدا ہوتا تجویز کی بات نہیں! کے ساتھ پہمانہ ممالک میں بھی اس کے صارفین (Prince Islam) کے نام سے ہے لہذا بعض اوقات لوگ اسلام کے بارے میں کچھ کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، اور مرد رایام سوالات کر لیتے ہیں، اور اپنی اس نام سے آئی ڈی ہر مرض کا علاج، لہذا اسلام اگر بھی اس جانب تجویز کریں اور بڑے پیمانہ پر انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلام کا صحیح بنانے کا مقصود بھی میں تھا، میں نے اسکو خوشی سے تعارف دنیا کے سامنے پیش کریں تو دشمنوں کی جانب یا ایک مسلم حقیقت ہے کہ ہر زبر کا تریاق ہے اور کیا تھا کہ جو قلم کا راضی کریں اور ملک آپنے اپنے اپنے ایجادوں کی کچھ ضرورتیں اس سے آئی ڈی ہو گئی ہیں کہ اس کے بغیر چارہ کا نہیں رہا، معاملات، اجازت دے دی۔ لیکن یہ دیکھ کر میری حرمت کی انجما ذیلگ، بینکنگ، فائنس، تعلیم، تعلم، ریسرچ، نہیں کہ حسن نام کا یہ شخص اسلام پر اعتمادات کی خبر سافی غرض دیتا کا ہر طرح کا شعبہ آج اس سے بوجھا کر رہا ہے، اور اس کی تعلیمات کے خلاف فسک ہو کر تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ زبان دہازی کر رہا ہے، جمل سے کام لیتے ہوئے میں امتو اسلامیہ کا لیے بھی ہے کہ سائنس کی ہر تینی ایجادوں کے دانشور صحیح اور مفید علم اور اس نے ہر مکن طریقہ سے اسکو سمجھایا، اور اس کی غلط فہیں دو رکنے کی کوشش کی، اور ایک حد تک اس کو میں استعمال کرنے کے بجائے پہلے وہ اس پر ملا قید و تحقیق تحریث وغیرہ کے فتوے لگانے میں الجھ کر پوچھی تو یہ خیر میں اس سے میں نے اس کی وجہ ملینہ کر دیا، آخر میں اس سے میں نے اس کی وجہ میں اسی مشنی اور دیگر اخلاقی اسلام کو اسلام کے پوچھنے کا فوں کے پر دوں سے گرفتار کر دیا۔

میں لے جاتے ہیں۔

کی دل نشیں اور فاضلانہ تشریح کرتے ہوئے قاری پر بار و نہیں بنتیں البتہ صفات کے صفات پڑھ جانے کے بعد بھی کوئی علمی نکتہ اس کی نظر سے نہیں رقم طراز ہیں:

(باقی صفحہ ۱۹۶ پر)

ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی "نگارشات" کے آئینے میں

احمل فاروق ندوی

عباس ندوی کی دوسری تصاویف کی طرح "نگارشات" کا بھی یہ اعتیاز ہے کہ اس کا ہر مضمون علم و ادب کا حسین علم ہے۔ زبان و میان کی لفاظ کی وجہ سے قاری کی دل جھیلی بھی برقرار رہتی ہے اور ساتھ ساتھ علم کے بے شمار اصول موتی بھی قدم قدم پر اس کے ہاتھ آتے رہتے ہیں۔

"ایوب ہم دونوں زندگی کے پیٹھ فارم مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے اپنی شفاقت کتاب کا پہلا مضمون "جب مانگنے کا دھنک پر منزل آختر کی طرف لے جانے والی گاڑی کے وشاستہ تحریروں کے ذریعہ صرف یہ کہ ان اثرات مختصر تھے۔ تمہاری گاڑی پہلے آگئی اور تم چل دیے۔ کوہ جو یا ہے بلکہ پوری علمی و ادبی دنیا میں اپنی اچھوتی میں ابھی پیٹھ فارم پر کھڑا ہوں، دیکھو کتنا انتظار کرنا زبان و ادنی کا لوہا بھی متواہیا ہے۔ مولانا نے سیرت، پڑتا ہے۔ یوں سکنل ڈاؤن ہو چکا ہے، لائن لیکر ہے، ادب عربی، سانیات، فقہ اور منطق کے موضوع اب تو بیٹھی کی بھی آواز آرہی ہے، بہر حال تم تو آگے پتقریباً ۲۰ راتہنائی معتبر و مستند کتابیں تصنیف کل گئے۔ میں پچھے پچھے آرہا ہوں۔ فرمائیں۔ مولانا کی ان گروں قدر تصاویف میں ایک ہماری راہ بھی منزل بہ نسخہ طور پر سورہ فاتحہ کے سلسلے میں کی گئی مضمون اور خاص طور پر سورہ فاتحہ کے سلسلے میں کی گئی

اہم نام "نگارشات" اصلًا ۳۲۱ صفحات پر مشتمل یہ تھے وہ جملے جو استاد عالی مرتبہ حضرت مولانا کی جماعت مضمونیں ہے۔ جس کو پروفیسر محسن مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے عثمانی ندوی نے ترتیب دے کر پروفیسر ویس اپنے بھیجن کے دوست حکیم محمد ایوب صاحب اعظمی احمد صدیقی کے مقدمے کے ساتھ مجلس علمی نقی و دہلی کی وفات پر ٹھیک ایک سال قبل جنوری ۵۰۰۷ء میں سے شائع کیا ہے۔ کتاب میں ۲۷۴ مضمونیں تحریر فرمائے تھے۔ افسوس کہ منزل آختر کی طرف کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور اپنے رب اور ارادار یہیں۔

عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جو قلم کا راضی کریا تھا وہ آپنی اور مولانا اس عالم فانی کو اولاد کے کاریم پر قرآن حکیم کی آیت "الله ولی الذین آمنوا کے ہاں خلکی اور رکھا ہیں پیدا ہو جاتا ہے اور پڑھنے پر خرجمہ من الظلمات الی النور"۔

"اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رہ جاتا بلکہ بسا اوقات تو چند سطور کا پڑھنا بھی لائے، وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور لفڑا کے ساتھی شایطین ہیں (انسان کے لاندر جو اسحابہ میں پر درخاک کر دیا گیا۔

انداز بیان خالص ادبی ہوتا ہے وہ صرف الفاظ کے پیچ و ختم ہی میں الجھ رہتے ہیں، اس طرح کی تحریر میں لے جاتے ہیں۔

کی دل نشیں اور فاضلانہ تشریح کرتے ہوئے قاری پکارو گے ہم نہ بولیں گے علماء داہل مدارس سے ادب و انشاء پردازی کی واقع بہت کم کی جاتی ہے بلکہ بسا اوقات تو ان گز رتا اور وہ بے چارہ بغیر کسی علمی فائدے کے لفظوں کی دنیا میں کھویا رہتا ہے۔ مولانا عبداللہ جو چاہے کر لیجئے، اس نام کے سنتے ہی بندہ کی آس

نکجا دیکھنا ہو تو تفسیر ماجدی میں مل جائے گا۔ اس مضمون کی سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ اس دنظر کے مطابعے میں ضرور آتا چاہئے۔ بلکہ یہ کہنا بھی تفسیر کا ایک پہلو خود مولانا کے الفاظ میں ملاحظہ کجھے: میں بیسویں صدی میں امت اسلامیہ پر گزرے ہرگز مبالغہ نہ ہو گا کہ عالم اسلام کا حکمران طبقہ اس مضمون کے مطابعے کا اصل مستحق اور حاجت مند ہوئے حادث کی ترتیب وارتدکرے کے ساتھ از سر نو اقدامات کی دعوت بھی دی گئی ہے، بیسویں صدی میں عالم اسلام پر گزرے ہوئے سب سے کے خلاف ہونے والی تپاک سازشوں اور ان کے بدترین حادثے یعنی زوال خلافت کا تذکرہ اور اس خطرناک اثرات و تاثیح کا جائزہ لے کر عالم اسلام میتویت، ارشانگیزی، آیات رحمت میں رحمت کا نہیں بلکہ ایک با قاعدہ اسلامی وفاق کے قیام کا خاکہ دعوت دیتے ہوئے مولا نارقم طراز ہیں: ”بے شک مرکزیت نوٹ گئی مگر کیا اس کے بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

زور کہاں آسکتا ہے جو اصل میں ہے، مگر اس کا کوئی
ثرہ، کوئی معمولی سے معمول حصہ، اگر انہاں اپنی
زبان میں منتقل کر سکتا ہے تو اس کی نمائندگی "تفیر"
میں "کرتی ہے"۔

مضمون جسے ہم "تفیر ماجدی" کا جامع ترین
جازہ، بھی کہہ سکتے ہیں ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
کے قلم سے مفسر دریابادی کو اس شان دار خراج
عقیدت کے ساتھ اختتام تک پہنچتا ہے:

جامعیت، معنویت، لفظی معانی اور معنوی خوبیوں
و اپس نہیں آئے گا؟ جو لوگ ایسا سوچتے ہیں وہ انسانی
افسردگی کی انتہائی مختصر مگر جامع تعریف کرتے ہوئے
باقی اپنی اس چیز کو فراموش کر کے چپ چاپ بیٹھے
جائے؟ مسلمانوں کی مرکزیت ٹوٹی نہیں چھینی گئی
ہے۔ فلسطین پہلے بھی مسلمانوں سے چھن گیا تھا
مگر صلاح الدین ایوبی کی غیرت و حیثیت نے
باقی اپنے سال کے بعد اس کو دوبارہ حاصل کر لیا۔ اب
اگر پھر چھینا گیا ہے تو کیا یہ سمجھ لیا جائے کہ اب وہ کبھی
حاصل یہ کہ تفسیر کا ہشت پہل ٹکڑہ اپنی

سے آرستہ ہے اور یہ کام جو دراصل بیسوں تغیریوں کا جذبہ کی قدر و قیمت اور اس کی قوت سے بے خبر نظر یہ ہے، مغربی سیاسی جووار بھانٹا کا ایک عملی اور منطقی قطبی، بیضاوی اور آلسوی کی طرح تادیر زندہ رکھے گا، پھر اسی مضمون میں آگے چل کر اسلام کی نتیجہ، ایک منقی عمل کا منقی رو عمل ہے، ایک انتباہ کے عمل عظمت رکھنے کرتے ہوئے بڑے زور دار انداز میں سے دوسری انتباہ کا وجود ہے۔

”عالم اسلام-حقائق اور جائزے“ کے عنوان فرماتے ہیں: سے پندرہ صفحات پر مشتمل مضمون بھی بڑی اہمیت کا ”پاپائی حکومت کی جگہ یکول حکومت نے لے حال ہے۔ اس مضمون میں عالم اسلام کی حقیقی ہے، انفرادیت اور اجتماعی نظم کا مجموعہ، اسرارِ خودی صورت حال اور خیر آئندامکانات کو پیش کیا گیا ہے۔ مولانا نے طلت اسلامیہ کے چنرا فر، امتیاز، انسانیت کی بودھت کا اولین رہنماء، نیک و بد معدنیات کے ذخائر، عددی قوت اور زمینی وسعت کا اعتدال کی میزان“۔

جب مجھے ان خطوط اور چند حوالوں کی روشنی میں مضمون دانش وار ان قوم اور ہر صاحب فکر سے پندرہ صفحات پر مشتمل مضمون بھی بڑی اہمیت کا ”پاپائی حکومت کی جگہ یکول حکومت نے لے حال ہے۔ اس مضمون میں عالم اسلام کی حقیقی ہے، انفرادیت اور اجتماعی نظم کا مجموعہ، اسرارِ خودی صورت حال اور خیر آئندامکانات کو پیش کیا گیا ہے۔ مولانا نے طلت اسلامیہ کے چنرا فر، امتیاز، انسانیت کی بودھت کا اولین رہنماء، نیک و بد معدنیات کے ذخائر، عددی قوت اور زمینی وسعت کا اعتدال کی میزان“۔

بندہ جاتی ہے کہ اس جگہ میں میرا کار ساز وہی آیات رہے الکبری۔ (النجم: ۱۷-۱۸) ”بہکی نہیں لگاہ اور نہ حد سے آگے بوجی، پر پستی حاصل کرنے کے لیے ایمان ضروری ہے اور ایمان ہی تو رہے۔ کفر کی ہزاروں فتنیں ہیں، پڑوہ گراں قدر مقابلہ بھی شامل ہے جو رابطہ عالم سنتا رکھتا ہے۔“

سیرت نبوی (علی صاحبہ الف تھیۃ) اسلامی کے موسم ثانی ۱۴۰۷ھ کے موقعے پر پیش کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے حضرت مولانا عبداللہ عباس مددوی پر کہ انہوں نے اپنے اس مضمون و انشاء پرواز، ممتاز دانش و راور جید عالم دین تھے۔ ہر دور میں اس موضوع پر علماء و محققین کے انہوں نے جس جس موضوع کو ہاتھ لگایا اس کو

جسم مبارک بھی شامل تھا۔ مولانا عبداللہ عباس مددوی پر گفتگو کرتے ہوئے مولا ناصرم طراز ہیں: ”اسری و معراج“ کے عنوان سے اپنے دس ”حیات بخشنا اور علم دینا دونوں کا ایک ساتھ ہوئی۔ مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس مددوی نے اسخنائی مضمون میں اس واقعہ پر بھی بحث کی ذکر اور ایک بھی سلسلہ بیان میں کہ اس بالک حقیقی انفرادیت کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا

ہے۔ حافظ ابن قیم، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، علامہ سید سلیمان ندوی، قاضی سلیمان منصور پوری، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حکیم عبدالرؤف داتا پوری جیسے مشاہیر کی آراء لقل کرتے ہوئے مولانا نیز تاریخی لحاظ سے ان آیات کا دھی اول ہونا ثابت ہے جس میں کسی زمانے میں کسی کو اختلاف نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ معاندین یہود و نصاریٰ نے بھی قرآن کریم کے ترجیح کیے اور سورتوں کی ترتیب مضمون کا انتظام ان سطور پر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

”اور یہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے باعتبار وحی قائم کی۔ وہ بھی مانتے ہیں کہ پہلی آیتیں جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئیں وہ یہی آیتیں تھیں۔ لہذا اگر یہ کہا جائے کہ لفظ ”اقرأ“ (پڑھیے) قبل نبوت اور بعد نبوت کے زمانوں کے درمیان حد بندی کی لائن ہے تو غلط نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ قبل نبوت کے زمانے کو جالمیت (Ignorance) ذریعہ اختیار کئے گئے متعدد معانی، نحوی تراکیب اور مکمل ترین تراکیب کے لئے اس کا نام ”اقرأ“ ہے۔

ایسیں عامل ہیں، بیدار ہوئی ہیں۔ جو پچھے کا زمانہ کہا جاتا ہے، اب یعنی آنکھوں کے حل، قلب کی سختی کو موم بنانے والے کھا جاتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے جیسے آنکھوں سے دیکھا جائے۔ اسی مسئلہ پر مشتمل یہ مقالہ انتہائی جامع واقعات، پوری شرح و سط کے ساتھ مقامات قرآنیہ اور حیوانات قرآن کا تذکرہ، یہ سب کا سب اگر کسی مازاغ المصر و ماطغی، لقد رائی من اور فکر انگلیز ہے۔ اسے پڑھ کر بے ساختہ اقبال مرحوم

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: مالک مکان و دکان کے پاس بطور حفاظت جو رقم پیشی جمع رہتی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ ہے تو مالک مکان پر یا کاریہ دار پر؟

جواب: مالک مکان یا مالک دکان کے پاس جو رقم کرایہ دار کی رہتی ہے، اس کی حیثیت رہن کی ہے، اور رہن پر زکوٰۃ واجب نہیں، اس لیے اس کی زکوٰۃ نہ مالک مکان پر ہے اور نہ کرایہ دار پر۔ (فتح القدری، ۱/۱۶۳)

سوال: پروایٹ فنڈ کی رقم جو بھی حاصل نہ ہوئی ہو سرکار یا کمپنی ہی کے قبضہ میں ہو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ اور جب رقم مل جائے تو کیا پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟ رقم ملنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے کیا اس پر سال گزرنے ضروری ہے یا ملے ہی زکوٰۃ واجب ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ بتائیں۔

جواب: پروایٹ فنڈ فنڈ کی رقم جو بھی حاصل نہ ہوئی ہو تک تام نہ ہونے کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، البتہ یہ رقم جب حاصل ہو جائے گی اس کے بعد سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ یہ زکوٰۃ رقم حاصل ہونے کے بعد ہی کے سالوں کی واجب ہوگی، پچھلے سالوں (جکہ رقم سرکار کے یا کمپنی کی ملک اور قبضہ میں رہی ہو) کی زکوٰۃ نہیں دیتی ہوگی۔ (رواہ الحکار/۳، ۱۷۲، ۱۷۱)

سوال: جلوگ اپنے گرد میں کپیوٹر، اترنیٹ، اور ٹی وی رہ رکھتے ہیں، کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہے؟ **جواب:** کپیوٹر اور دیگر آلات اگر اپنی ضروریات اور استعمال کے لیے ہیں، تجارت کے لیے نہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی ہے۔ (بدائع الصنائع، ۹۵/۲)

سوال: ایک شخص نے رہائش مکان کے علاوہ ایک دوسرا مکان اس مقصد سے خریدا ہے کہ اس سے کرایہ سے بتائیں۔

جواب: زرعی پیدا اور پھل میں سال گزرنے حاصل کیا جائے، اس مکان میں ایک اسکول کرایہ پر کی شرط نہیں ہے بلکہ جوئی فعل کے اور پھل توڑے اگر زکوٰۃ واجب ہے تو اس کی ادائیگی کس طرح سونے چاندی، نقد رقم اور سامان تجارت وغیرہ ہوگی؟

جواب: مکان پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب مکان تجارتی مقصد سے خریدا گیا ہو لیکن

سوال: ایک شخص نے اپنے گھر کے زیورات رہنے کے لیے پرکھ دیتے ہیں، دوسرا گزرا پکے ہیں، کیا ان

جواب: زیورات پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ (رواہ الحکار، ۳/۱۷۹)

سوال: ایک شخص کے پاس کچھ بیسیں ہیں جو کرایہ کیونکہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ پرکھ ہوگی اور مکمل طور پر اس کی ملکیت میں ہو، رہنے والے زکوٰۃ کھل کر اپنے ملک میں تازہ دم ہو کر اپنے تازہ اور گرم خون سے ملت کی کھینچی سر بربر و شاداب کرتے رہیں گے۔

جواب: بسیار ایک مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں اس لیے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ (فتح القدری، ۲/۲۲۱)

سوال: ایک شخص کے جوالات میں فکس ڈپاٹ کے طرح حرفت اور پیش کے آلات پر بھی زکوٰۃ نہیں

جواب: بسیار ایک مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں اس لیے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ (رواہ الحکار، ۳/۱۸۳)

سوال: جلوگ اپنے گرد میں کپیوٹر، اترنیٹ،

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ فکس ڈپاٹ شرعاً

جواب: کپیوٹر اور دیگر آلات اگر اپنی ضروریات

سوال: کیا زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے سال

جواب: پرکھ رکھنے کے لیے سال اس کی حیثیت امانت کی ہوتی ہے اور امانت دائی رقم

جواب: کیا زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیا ہر طرح کے

پاک-افغان سرحد کے ایک دورے کی روادیہ بیان کی بندوق کے قبضہ پر تھا۔

ای مضمون کی مندرجہ ذیل مطہری بھی ملاحظہ کی دعا نہیں کیجھ کہ جہاد افغانستان کے خاتمے پر

دوسرا خطرناک فتوں کے ابھرنے کی شان دی ہے جو انہیں ہے جو اس پر چھٹے ہوئے سر، شانوں سے بھی کرہے ہیں مگر امید و عزم کا دامن یہاں بھی

اپنے انداز کا حامل کتاب کا اگلا بوجھے بھی دیکھے جاسکتے ہیں، ایسے ہاتھ سے چھوٹے نہیں پاتا۔ فرماتے ہیں:

بوجھے بھی نظر آئے جن کی آنکھیں حلقت، چشم سے کو عام کرنے کا یہ ذریعہ اسلام اور اس کی پاک

تبلیغات کے خلاف ایک بڑے تھیمار کے طور پر سائنس آیا، اس مضمون میں استمرار کے کریہ

چہرے سے تاریخ کی روشنی میں پرودہ اٹھاتے ہوئے مولا نا ایک غم و غصہ کے طب طب لجئے کے ساتھ دین کوینوں سے لگائے ہوئے تھے، وہ غاصب حملہ

آوروں کو تارہ ہے یہیں کہ ایمان کی طاقت آتش زندہ لاشیں ہیں جن کے اندر سے اسلام کی روح نکل

”مسلمان جماعتیں ایک ایسی دعوت دیں جس میں ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں اور اصولی بات کہنیں جس پر بس کا اتفاق ہو تو اسلام کے لیے

اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ وہ اپنی وادی اور اپنے بھی برگ دبارانے کی گنجائش ہے، مگر مشکل یہ کوہستان کو اذان کی آواز سے محروم کر دیں۔ میں ہے کہ ہرگز وہ ایک خاص نظریہ کا حال ہے، اس کے

زندگی دین حق کا ایک ہی راست ہے جو اس نے اذان، کی حقیقت علامہ اقبال کے اشعار میں ضرور اختیار کیا ہے، میں نہیں بلکہ وہ یہ بھی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ دوسرے کام کرنے والوں کی تھیخیر کے

خلاصہ کلام یہ کہ ”نگارشات“ مولا نا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی مرحوم و مفتون کے ان وقوع مظاہر میں کجھو ہے جو یہ یک وقت سیرت و سوانح، تفسیر و حدیث اور تاریخ و حالات حاضرہ کے

ذکرے کو اپنے اندر سمئے ہوئے ہے اور کسی غیر واقع کار کو مولا نا کے الیئے اسلوب نگارش کا قائل کرنے کے لیے بالکل کافی ہے۔

پھر چند طور کے بعد مزید فرماتے ہیں: ”بجاہ افغانستان“ کا ایک اجتہادی ”مغرب و عشاء کی اذان میں شیں، عجمی الجمی میں سادہ کی اذان، آواز میں کوئی زیر و بم نہیں، خوش صنوں نہیں ہے آپ میں یادستان ہے، اس مضمون

الخانی کا کوئی شاہزاد نہیں، مگر مؤذن کی ادا ہمیشہ کے تحت مولا نا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے اپنے یاد رہے ہی کہ جس کے دامن ہاتھ کی انکھیں شہادت



رسید کتب

مولانا علاء الدین ندوی

کلیات غزل ایک قیمتی سرایہ بن کر ظاہری
اور باغی رہائی اور لکھی سے جو دیگر کہانے آتی ہے،
یقیناً یہ ظاہری زیبائی و چنکی ایک ممتاز اور قد آور شاعر کے
امروں جذبے کا عکس جملے ہے۔

اس دیوان کی قیمت بھی زیادہ ہے اتنی ہی دیدہ
زیب اور ظاہری حسن و بہال کا مظہر بھی ہے، دنیاۓ فن
کے اس باکمال شاعر کے لئے دعا ہے کہ وہ اور حقیقی

صورتی تراشیں، آپ ہی کا شعر ہے۔

اسے بھی نسبت اہل و فہر میر ہے

حقائق آں ہے رائی کا سلسلہ نمہ

نام کتاب: یا صاحب الجمال

شاعر: ڈاکٹر راجی فدائی

صفحات: ۵۹۳

ناشر: ابوالحسن اکیڈمی، بنگور

س ان شاعت: ۲۰۰۶ء، کل صفحات: ۳۸

ناشر: الاصارتیلی یشتر، حیدرآباد

قیمت: اربعہ (دعا نیں)

زیر نظر منظوم شاعری کا دلکش و دربار مجموع
جو شرقی علوم میں متعدد ذگریاں رکھتی ہے، پشت کلور نظر،
فیض ہمارت اور ثبت و تعمیر قدر روں کے اعلیٰ پایہ شاعر
یا صاحب الجمال پارہ ابواب، اجتنبی عنوانات، حرف
آغاز، از شاعر محترم اور بیش گفتار از پروفیسر ڈاکٹر محمد علی
مصطفیٰ ہیں، ایک درجن سے زیادہ جعلی مقالات کے

حرف آغاز میں سیرت طیبہ کی منظوم رواست

پر بڑی جامع مختصر اور دیق تاریخی بحث کی گئی ہے، جیش

غزل 549 صفات کا احاطہ کرتی ہے، یہ دیق کلیات

سے اردو شاعری میں نہایت ہی خوش آندہ اضافہ ہے،

لیا ہے اور ان الفاظ میں اپنی بات ختم کی ہے "جہاں تک

سیرہ انگی سے متعلق مخطوط کتابوں کا تعلق ہے" یا صاحب

میں جلوہ گر ہوئی ہے، اس کے مطالعہ سے خلائقی سرست

واہجان اور فکر تازہ کا احساس ہوتا ہے، شاعر کے فن میں

قدراضاۓ کی حیثیت دکھتی ہے، اس کتاب کے مطالعے

سے ایک طرف شاعر کے زور بیان اور اس کے مخصوص

ڈلکش کا پتہ چلتا ہے تو دوسری طرف اس کی حضور سے

عقیدت و احترام اور والہان عشق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

یقیناً اس مجھوںے میں ایک طرف شاعر کی

تھیں، الفاظ کی فراوانی، لفظ شاعری، لمحہ کی صلاحت،

قادر الکلامی، تھن دل پریزی اور کمال فن کا مظاہر ہوتا ہے،

تو دوسری طرف حضور شاعری مرتبت سے عشق و اوراقی (جو نوح

ایمان ہے) کا تکرار ہوتا ہے، یہ ایک دل گداز اور ارشاگیز

مجھوں کام ہے جس کا مطالعہ ہر کسی کو کرنا چاہئے۔

مبارکہ آپ کو انفرادیت عطا کروی ہے۔

۴۶۷۳ء، دوار الحلم طبقہ و ملکور کا اولیٰ مختصر نام

صفحہ ۱۱، مولانا ناظم حسین احمد باوفی راجی فدائی

کا اولیٰ مختصر نام، برہان الدین اسٹریٹ، کنڈیہ

کل مٹھی، ۴۹۰، سی ایچ ایس اسٹریٹ، کنڈیہ

سی ایچ ایس اسٹریٹ، کنڈیہ

جیسا ۱۹۹۸ء میں

وہاں ۱۹۹۸ء میں فدائی جدید لب و لمحہ کے منفرد

ہر ہا کمال ۱۹۹۸ء میں سکے ساتھ ساختہ دیدہ و دخت،

ہر ہر ہم امیر ہم کے ساتھ ایلی جعلی آراء کو پیش کرنے

والسلام صاحب کلمہ اور کوہاں گردہ اسی ہی ہے۔

"دار الحلم طبقہ و ملکور کا اولیٰ مختصر نام" تاہل

۱۹۹۸ء کے ہمودی، سے ولی ادارہ "دار الحلم

و جلد (لارڈ ان ڈیم ۱۹۹۸ء) کے نالیں یافتہ علاء، ادباء

اور فہرست کرے، مھلہ ہے۔

درالصلوٰہ ہم دار الحلم کا ایک ایسا نام

درس ہائیت اسلامات دار "دار الحلم" ایلی حضرت

مکان" کی مہیت مسلمانوں کی ملی، ولی، تجدیدی

ہر عاشر تی رنگی میں سب سے احمد بر قشی کی، ہی ہے۔

مھلہ نے اس سے پہلے درس اوقیات

الصالات دلکش کے ملی و ادبی کاروائے فلی کیا تھی

اور زیر نظر کتاب میں آغاز کتاب میں قدمی اور ادب

کے مطالعہ میں آپ لے دیکی اردو کے اشوار، تھا کہ بازہ

لایا، پھر دار الحلم کے ۱۹۹۸ء، پیارا، نیا، میں

کے ملی و ادبی کاروائیں کو پیچی رہئیں تھیں۔

کے ساتھ ان کے مالائے غیر معمولی جعلی دلکشی

اور یہ سب کے کیا ہے، شہزادہ کے کلام کے

اوہ جھیسے بھی پیش کے ہیں۔

جذب و مذکور کوئی اور شعروادب سے دیکھی رکھے

ہے، جو بھی بھی پیش کے ہیں۔

بھروسہ کام ہے جس کا مطالعہ ہر کسی کو کرنا چاہئے۔

مبارکہ آپ کو انفرادیت عطا کروی ہے۔

Ph: 2260433

جیدلش و نے، چاندی کے زیورات کیلئے جہاں شورم

گھنی پیلس
میں آپ کا ہمیشہ مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد حسین خاں، محمد قاری خاں (چاندی)

ایک بیناہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، پشاور

Maqbool Mian
Jewellers

Jutey wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob: 9305672501

ARHAM
MEN'S WEAR
Specialist
Sherwani, Jodhpuri Designing Suits
KOREY WALI GALLI, NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

R. U. Khan

09335916892
09415001164

ace label world
Manufacture: Computerized Woven Labels,
Computerized Embroidery, Monograms & Tags and Printed Labels
J. YASMIN SABNA MARG, HAZRATGANJ, LUCKNOW-226001 INDIA
Ph: 91-522-3623629 E-mail: acelabelsandtags@gmail.com, tssylabels@gmail.com

Fancy 50m STORE D-502, NEAR PADMA COLLEGE, HARDI ROAD, LUCKNOW

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پروپریٹر: ولی اللہ
WALIULLAH
JEWELLERS
All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow

ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle
Ph: 23460220-23468708

CAFE FIRDOS
Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD
Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

ریڈی میڈی سرو دہانہ ملبوسات کا نائب اسٹریٹ
اعلیٰ کوئی نی، جدید ترین فشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered Sherwanis, Pullovers,
Jackets, Kurtas-Suits, Night Suits, Gown & Ties.

شادی بیاہ، تین ماہ را در تیریات کے لئے شاندار ذیجہ، اشیاف لائیں قابل بھروسہ برائی

menmark
Fancy Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 45 Issue No. 24

Fortnightly

Tameer-e-Hayat

Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off: 0522-2746866
Fax: 0522-2741221
E-mail: nadwa@sancharnet.in

25 October, 2008

Mobile: 09415786548

Mohd. Alram
Jewellers



Phone: Shop. 0522-2274606
@ 0522-2616731

محمد اکرم جوینلز

Near Odeon Cinema, Lucknow

Quba Jewellers
Decor, Textile, And Jewellery



قبا اوننگ
مینوفیکچر رس

ٹیکر دل اوننگ - وندو اوننگ = ڈوم اوننگ
نکس اوننگ - لان اوننگ - ڈیموڈیٹ

سل کراسنگ گوری بازار سروجتی نگر کامپیو رودہ اکھنو

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشبود اعطریات

روغنیات، عرقیات، کول پرفیوم، کار پرفیوم، رومن فریشر،
فلور پرفیوم، روچ گلاب، روچ یوزہ، عرق گلاب،
عرق یوزہ، اگرچی، ہر بن پر دوکٹ

کی ایک قابل اعتماد دوکان :
ایک مرتبہ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
تیار کردہ

اظہار سن پرفیو مرس

اکبری گیٹ چوک بکھو

دال: C-5: جنحہ راہ، حضرت

PIZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow.
Tel: 0522-2255253. Mobile: +91-9415009102
Branch: C-5 Janpath Market, Hazratganj,
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 91-9415784932
E-mail: izharsonperfume@yahoo.com



Ph: 2286786

New
Sana Jewellers
سنا جویلر س

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad



۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سوئے چاندی کی دنیا میں ۵ سالدار یہ نہ نام
 حاجی صفی اللہ جویلر س

کوڑہ جمالہ کے سامنے اگن آیا لکھنؤ پریوراندہ: محمد اسماعیل
HAJI SAFIULLAH JEWELLERS
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685